هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۸ جمعۃالمبارک ۱۹/جنوری ۲۰۰۱ء شمارہ ۳

۲۳/شوال ۱۴۲۱ہجری ☆ ۱۹/صلح ۱۳۸۰ہجری شمسی

حفظ الٰهی کے حصول کی دعا

آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کو صبح وشام حفاظت الٰہی کے حصول کے لئے یہ دعا سکھائی:

اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ اور جو خدا نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ مَیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے اور علم کے لحاظ سے اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنا دے

ایسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جب کہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لئے ظاہر ہو چکی ہیں

"اس زمانہ میں ایک ایسی ہوا چل پڑی ہے کہ ہر ایک فرقہ اپنی قوم اور اپنے مذہب کی ترقی کا بڑے جوش سے خواہاں ہے اور چاہتے ہیں کہ دوسری قوموں کا نام ونشان نہ رہے جو کچھ ہوں وہی ہوں۔ اور جس طرح سمندر کے تلاطم کے وقت ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے اسی طرح مختلف مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کر رہے ہیں۔ بہر حال ان تحریکوں سے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ مختلف فرقوں کو ایک قوم بنادے اور ان مذہبی جھگڑوں کو ختم کر کے آخر ایک ہی مذہب میں سب کو جمع کر دے۔ اور اسی زمانہ کی نسبت جو تلاطمِ امواج کا زمانہ ہے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَا هُمْ جَمْعاً﴾ (الکہف:۱۰۰)۔ اس آیت کو پہلی آیتوں کے ساتھ ملا کر یہ معنے ہیں کہ جس زمانہ میں دنیا کے مذاہب کا بہت شور اٹھے گا اور ایک مذہب دوسرے مذہب پر ایسا پڑے گا جیسا کہ ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے اور ایک دوسرے کو ہلاک کرنا چاہیں گے تب آسمان وزمین کا خدا اس تلاطمِ امواج کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے بغیر دنیوی اسباب کے ایک نیا سلسلہ پیدا کرے گا اور اس میں ان سب کو جمع کرے گا جو استعداد اور مناسبت رکھتے ہیں۔ تب وہ سمجھیں گے کہ مذہب کیا چیز ہے اور ان میں زندگی اور حقیقی راستبازی کی روح پھونکی جائے گی اور خدا کی معرفت کا ان کو جام پلایا جائے گا اور ضرور ہے کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ یہ پیشگوئی کہ آج سے تیرہ سو برس پہلے قرآن شریف نے دنیا میں شائع کی ہے پوری نہ ہو جائے۔

اور خدا نے اس آخری زمانہ کے بارے میں جس میں تمام قومیں ایک ہی مذہب پر جمع کی جائیں گی صرف ایک ہی نشان بیان نہیں فرمایا بلکہ قرآن شریف میں اور بھی کئی نشان لکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ اس زمانہ میں دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکلیں گی اور ایک یہ کہ زمین کی پوشیدہ کانیں یعنی معدنیں بہت سی نکل آویں گی۔ اور زمینی علوم بہت سے ظاہر ہو جائیں گے اور ایک یہ کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے کتابیں بکثرت ہو جائیں گی۔ (یہ چھاپنے کے آلات کی طرف اشارہ ہے)۔ اور ایک یہ کہ ان دنوں میں ایک ایسی سواری پیدا ہو جائے گی کہ اونٹوں کو بیکار کر دے گی اور اس کے ذریعہ سے ملاقاتوں کے طریق سہل ہو جائیں گے۔ اور ایک یہ کہ دنیا کے باہمی تعلقات آسان ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو بآسانی خبریں پہنچا سکیں گے۔ اور ایک یہ کہ ان دنوں میں آسمان پر ایک ہی مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔ اور ایک یہ کہ اس کے بعد زمین پر سخت طاعون پھیلے گی یہاں تک کہ کوئی شہر اور کوئی گاؤں خالی نہ رہے گا جو طاعون سے آلودہ نہ ہو اور دنیا میں بہت موت پڑے گی اور دنیا ویران ہو جائے گی۔ بعض بستیاں تو بالکل تباہ ہو جائیں گی اور ان کا نام ونشان نہ رہے گا۔ اور بعض بستیاں ایک حد تک عذاب میں گرفتار ہو کر پھر ان کو بچایا جائے گا۔ یہ دن خدا کے سخت غضب کے دن ہونگے اس لئے کہ لوگوں نے خدا کے نشانوں کو جو اس کے فرستادہ کے لئے اس زمانہ میں ظاہر ہوئے قبول نہ کیا اور خدا کے نبی کو جو اصلاحِ خلق کے لئے آیا رد کر دیا اور اس کو جھوٹا قرار دیا۔ یہ سب علامتیں اس زمانہ میں پوری ہو گئیں۔ عقلمند کے لئے صاف اور روشن راہ ہے کہ ایسے وقت میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا جب کہ قرآن شریف کی لکھی ہوئی تمام علامتیں میرے ظہور کے لئے ظاہر ہو چکی ہیں"۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۲۔۱۸۳)

اللّٰہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوتا

مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے مالوں کو خرچ کرو۔

وقف جدیدکے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان۔ سال گزشتہ میں وقف جدید کے میدان میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے امریکہ اول ، پاکستان دوم اور جرمنی تیسرے نمبر پر آئے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵/جنوری ۲۰۰۱ء)

لندن (۵/جنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۸ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں کچھ احادیث اور اقتباسات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش ہونگے کیونکہ آج وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان ہونا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی دن بھی ایسا نہیں چڑھتا جس میں دو فرشتے نہ اترتے ہوں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے اور دوسرا کہتا ہے کہ روکنے والے کے مال کو برباد کر دے۔ یعنی جو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اس کا مال برباد کر دے۔ اسی طرح ایک اور حدیث کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو صرف آخرت میں ہی جزا نہیں دیتا بلکہ دنیا میں بھی بڑھا کر جزا دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کے حوالہ سے بتایا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوتا۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ پس اس

باقی اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ
خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے
دلچسپ اور ایمان افروز واقعات
نمبر ۳

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔(مدیر)

بینن سے ڈاکٹر عبدالوحید خادم صاحب لکھتے ہیں:

ایک بچہ ٹیٹنس سے آیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک اس کے fits کنٹرول کرتے رہے مگر نہ ہو سکے۔ اس کو بڑے ہسپتال بھجوانے کا پروگرام بنایا۔ اس کی والدہ سے بات کی تو کہنے لگی مَیں وہاں نہیں جاسکتی، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔..... اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ ہم جو کر سکتے تھے کیا، ماں باپ اس قابل نہیں کہ کسی اور اسپتال میں علاج کروا سکیں۔ اے خدا تو اس بچے کو صحت دے دے۔ ابھی دعا کر کے مَیں پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں دوبارہ اس بچے کی طرف گیا تو خدا کے فضل سے بچہ بالکل نارمل سانس لے رہا تھا۔ اس کا بقیہ علاج خدا کے فضل سے شروع کیا گیا اور پھر شفایاب ہو کر اپنے گھر گیا۔ الحمد للہ۔

خدا کے فضل سے ہمارے ہسپتال کا اتنا چرچا ہو چکا ہے کہ لوگ ایسے مریض کو احمدیہ ہسپتال میں لانے کو کہتے ہیں۔ ہومیو پیتھی نسخہ جات حضور کی کتاب سے دیکھ کر دیتا ہوں۔

☆......☆......☆......☆

گوئٹے مالا سے مکرم محمد اکرم صاحب عمر لکھتے ہیں:

"ایک غیر از جماعت خاتون ہمارے مشن کے پڑوس میں رہتی ہے۔ رات کے وقت آئی اور بتایا کہ اس کا بیٹا الٹیوں اور موشنز (پاخانوں) کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ اسے دوائی دی اور ہدایت کی کہ اگلے دن آ کر ضرور بتانا...... لیکن وہ نہ آئی۔ چند دن بعد اس خاتون کا پڑوسی مشن ہاؤس پہنچ گیا اور ہمسایہ خاتون کا حوالہ دے کر کہنے لگا کہ میری ہمسایہ خاتون یہاں سے دوائی لے کر گئی تھی اور اس کے بچے کو رات ہی شفا ہو گئی تھی۔ اب میرے بیٹے کو بھی وہی تکلیف ہے اس لئے مجھے بھی دوا چاہئے۔ اسے دوا دی گئی اور ساتھ تاکید کی کہ آ کر ضرور بتائے کہ دوا کا اثر ہوا مگر اس نے بھی آ کر اطلاع نہ کی۔ اگلے ہی روز ایک اور پڑوسی دوائی لینے پہنچ گیا اور بتایا کہ کل جو نوجوان اپنے بیٹے کے لئے دوائی لے گیا تھا وہ بتا رہا تھا کہ اس کا بیٹا بالکل صحیح ہو گیا ہے لہذا مَیں اپنے ایک دوست کو لے کر آیا ہوں جس کا حال ہی میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔ اس کو بھی دوائی دی گئی اور واپس آ کر مریض کا حال بتانے کی تاکید کی مگر وہ بھی واپس نہ آیا۔ لیکن چند دن کے وقفہ سے ایک فیملی برین ہیمرج کی دوائی کے لئے آئی تو خاکسار نے اس سے پوچھا کہ آپ کو ہماری ڈسپنسری کا کیسے پتہ چلا تو انہوں نے بتایا کہ انہیں میکسیکو شہر میں کسی نے بتایا کہ دماغی ہیمرج کا بہترین علاج ہماری ڈسپنسری سے دستیاب ہے۔......... اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہومیو پیتھک کے ذریعہ نہ صرف بنی نوع انسان کی خدمت ہو رہی ہے بلکہ جماعت کا تعارف ایک پُرامن انسانوں کی ہمدرد جماعت کے طور پر جگہ جگہ ہو رہا ہے۔ سب کا علاج مفت کیا جاتا ہے مگر بعض دوست خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم دے جاتے ہیں جو جماعت کے عطیہ فنڈ میں جمع کر لی جاتی ہے۔

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا مضمون ہے جس کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین الفضل کے لئے ازدیادِ علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

کتنے غم تازہ ہوئے ایک ملاقات کے ساتھ

(صاحبزادی امت القدوس)

جس طرح دن کا تعلق ہے ہر اک رات کے ساتھ
جیت بھی یونہی لگی رہتی ہے یاں مات کے ساتھ

ذہن کا بوجھ ہٹا ، دل کو بھی تسکین ملی
ربط جب بھی ہے بڑھا قاضیٔ حاجات کے ساتھ

دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے کسے رونق بخشی
مسجدیں بنتی رہیں یوں تو خرابات کے ساتھ

اشک آنکھوں سے بہے، سینے میں شعلے لپکے
یاں الاؤ بھی دہک اٹھتے ہیں برسات کے ساتھ

ہم نے ہر حال میں روشن کئے جذبوں کے چراغ
عزم بھی بڑھتا رہا شورشِ حالات کے ساتھ

مَیں ولی ہوں نہ مرا ظرف ہے ولیوں جیسا
میں نے شکوے بھی کئے اُس سے مناجات کے ساتھ

واعظا میں نے تو ہر پل میں اسے ہی پایا
تو نے ڈھونڈا جسے پابندیٔ اوقات کے ساتھ

"ہر مصیبت کا دیا ایک تبسّم سے جواب"
یوں بھی سمجھوتے کئے جاتے ہیں آفات کے ساتھ

کبھی مجھ سے "کبھی غیروں سے شناسائی ہے"
میری جاں یوں تو نہ کھیلو میرے جذبات کے ساتھ

وَصل کے لمحے بڑی دیر کے بعد آئے ہیں
کتنے غم تازہ ہوئے ایک ملاقات کے ساتھ

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کی ترقی کے لئے سعی کرنا اللہ کے حکم سے ہے۔ یہ وعدہ بھی اللہ کی طرف سے ہے کہ جو خدا کی راہ میں خرچ کرے گا اس کو چند گنا برکت دی جائے گی۔ اسلام کی ترقی کے لئے مالوں کو خرچ کرو۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۷؍دسمبر ۱۹۵۷ء کو جاری فرمائی تھی۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجرا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے ضمناً یہ بھی بتایا کہ وقف جدید میں ممبر کے طور پر سب سے پہلا نام حضرت مصلح موعودؓ نے میرا رکھا تھا۔

وقف جدید کی تحریک پہلے پاکستان اور ہندوستان تک ہی محدود تھی۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۸۵ء میں اس کو ساری دنیا کے لئے عام فرمادیا۔ حضور نے فرمایا کہ ۳۱؍دسمبر ۲۰۰۰ء کو وقف جدید کا ۴۳واں سال ختم ہوا اور یکم جنوری ۲۰۰۱ء سے ہم وقف جدید کے ۴۴ویں سال میں داخل ہو چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ موصولہ رپورٹس کے مطابق کل وصولی ۱۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۷۸۲ پاؤنڈ ہے۔ جو گزشتہ سال کی وصولی کے مقابل پر ایک لاکھ ستہتر ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ حضور نے بتایا کہ امریکہ کی جماعت کو دنیا بھر میں وقف جدید میں اول آنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ نمبر دو پر پاکستان ہے اور جرمنی تیسرے نمبر پر، انگلستان چوتھے نمبر پر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس چندے سے بہت زیادہ اہم امر یہ ہے کہ مجاہدین کی تعداد میں اضافہ ہو۔ چنانچہ اس وقت مجاہدین کی تعداد اللہ کے فضل سے دو لاکھ ۹۸ ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت ۳۱ ہزار کا اضافہ ہے۔ تعداد میں یہ اضافہ ہندوستان میں زیادہ ہوا ہے۔ امسال انہوں نے ۱۴۷۲۹ نئے مجاہدین وقف جدید بنائے ہیں۔

چندہ بالغاں میں پاکستان کی جماعتوں میں اول کراچی، دوم ربوہ اور سوم لاہور ہے۔ دفتر اطفال میں اول ربوہ، دوم لاہور اور سوم کراچی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان مختصر کوائف کے بعد مَیں وقف جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خطبہ پر حاضر ہونے سے احباب کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ مَیں باقی تمام نمازوں پر بھی آرہا ہوں۔ باقی نمازوں پر مَیں نہیں آرہا۔ اس کی بڑی وجہ ٹانگوں کی لغزش ہے جو اس دوا کی وجہ سے ہے جو مجھے دی جارہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں احباب جماعت کی دلداری کی خاطر جمعہ میں تو حاضر ہو جاتا ہوں۔ احباب دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ اتنی صحت دے دے کہ باقی سب نمازوں میں بھی مَیں مسجد میں حاضر ہو سکوں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ کی تمام مہمات دینیہ عالیہ میں عظیم الشان کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیفؓ شہید کا خاندان
واقعہ شہادت کے بعد ان کے مصائب و مشکلات

(سید میر مسعود احمد ۔ ربوہ)

(تیسری قسط)

سردار امان اللہ خان کے ذریعہ صاحبزادگان کی رہائی

آخر اللہ تعالیٰ نے یہ اسباب پیدا کردئے کہ امیر حبیب اللہ خان، سردار امان اللہ خان سے ان کی والدہ علیا حضرت کی وجہ سے ناراض ہوگیا۔اس سے قبل جب بھی وہ کابل سے موسم سرما گزارنے باہر جاتا تھا تو سردار امان اللہ خان اس کے ساتھ جاتا تھا جو امیر حبیب اللہ خان کا تیسرا بیٹا تھا اور سردار عنایت اللہ خان کو جو علیا حضرت کے بطن سے اس کا بڑا بیٹا تھا کابل میں اپنا قائم مقام بنا کر چھوڑ جاتا تھا۔

علیا حضرت سے ناراضگی کی وجہ سے وہ جب ۱۹۱۸ء میں سردیوں میں سیر و تفریح اور شکار کے لئے لغمان، کونڑ اور جلال آباد کے علاقہ میں گیا تو سردار عنایت اللہ خان کو اپنے ساتھ لے گیا اور سردار امان اللہ کو کابل میں چھوڑ گیا۔چونکہ سردار امان اللہ خان کابل کا والی اور امیر حبیب اللہ خان کا قائم مقام تھا اس لئے منجملہ دیگر امور کے کابل کے قید خانے بھی اس کے ماتحت ہوگئے۔

سردار امان اللہ خان کی بیگم ثریا تھی جو سردار محمود خان طرزی کی بیٹی تھی اور امان اللہ خان سردار محمود خان طرزی کے زیر اثر تھا۔ سردار محمود خان طرزی ایک جدید خیالات والا آزادیٔ ضمیر کا دلدادہ اور جمہوری سیاست پر یقین رکھنے والا سردار تھا اور کئی سال ملک شام میں رہ چکا تھا۔اس کی کوشش اور خواہش تھی کہ افغانستان کا نظام بھی جدید ترقی یافتہ ممالک کے رنگ میں چلایا جائے۔چونکہ سردار امان اللہ خان اس سے متاثر تھا اس لئے وہ بھی ان خیالات کا دلدادہ ہوگیا اور افغانستان میں حریت خیالات اور مذہبی آزادی پھیلانے کا خواہاں تھا اس لئے وہ انتظامی اور سیاسی امور میں نرمی برتتا تھا۔ اس نے کابل کے کوتوال کو حکم دیا کہ تمام قیدیوں کی فہرست پیش کرے تاکہ وہ قیدی جو سالوں سے جیلوں میں بند پڑے ہیں اور ان کے کیسز پر نہ غور ہوتا ہے نہ انہیں انصاف کے نقطۂ نگاہ سے رہائی کی امید ہے ایسے قیدیوں کو اس کے حضور پیش کیا جائے تاکہ ان کے بارہ میں جلد فیصلہ کردیا جائے۔

اس طرح تقریباً دو صد آدمی اس کے دربار میں حاضر کئے گئے ۔ وہ سارا دن دربار لگاتا ۔ اس طرح اس نے بہت سے قیدی رہا کردئے اور بعض قیدیوں کو انعامات سے بھی نوازا۔ اس وجہ سے دوسرے قیدیوں اور ان کے دوستوں اور رشتہ داروں نے بھی کوششیں شروع کردیں کہ جس طرح بھی ممکن ہو سردار امان اللہ خان کے دربار میں ان کی پیشی ہو جائے اور ان کے کیسز کا فیصلہ ہو کر وہ قید کی مصیبت سے نجات پائیں۔

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بھی کوشش کی اور دربار میں حاضر ہو گئے۔ ہم نے سردار امان اللہ خان کے ماموں ابراہیم جان کی معرفت یہ کوشش کی تھی۔اُس نے ہمارے اس مہمان کو جو ہمارے ساتھ بلاوجہ قید کر لیا گیا تھا رہا کر دیا اور ہمیں یہ کہا کہ تم لوگوں کو تو سردار نصر اللہ خان نے قید کیا تھا اس لئے مَیں تمہارے واسطے ان سے ہی فیصلہ کرواؤں گا اور اس کو فون کر کے تم لوگوں کے بارہ میں حکم لے لوں گا۔ آج جمعرات ہے مَیں پیر کے روز تک تمہاری رہائی کا حکم لے کر چھوڑوں گا۔اس پر ہم واپس آگئے اور ہمیں (فوری رہائی نہ ہونے کی وجہ سے) مایوسی ہوئی۔

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب کا بیان ہے کہ سردار امان اللہ خان نے ہم سے اپنے سیکرٹری فقیر محمد خان کے توسط سے گفتگو کی تھی۔ گفتگو کے وقت امان اللہ خان نے اپنا سر نیچے کیا ہوا تھا ۔ وہ ہماری یہ حالت دیکھ کر برداشت نہ کر سکا تھا۔اس وقت ہمارے بھائی محمد سعید صاحب کی عمر بائیس سال، محمد عبدالسلام صاحب کی عمر ۱۶ سال، محمد عمر صاحب کی عمر ۱۵ سال، میری (یعنی سید ابوالحسن قدسی صاحب کی) ۱۴ سال اور محمد طیب کی عمر ۱۲ سال تھی۔

نوٹ:اس مسودہ میں عمروں کی تفصیل غلطی سے درست نہیں لکھی گئی ۔ ۱۹۱۸ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کو ۱۵ سال گزر چکے تھے ۔ اس وقت بعض صاحبزادگان کی جو عمریں بتائی گئی تھیں وہ رسالہ کے شروع میں درج شدہ ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے صاحبزادگان کی عمریں ۱۹۱۸ء میں یہ ہونی چاہئیں تھیں۔ صاحبزادہ سید محمد سعید جان صاحب ۳۷ سال، صاحبزادہ محمد عبدالسلام جان صاحب...... صاحبزادہ محمد عمر جان صاحب......، صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب ۱۷۔۱۸ سال، صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب ۱۶، ۱۷ سال۔

بدھ کے روز ابراہیم جان نے اپنا اردلی عظیم گل نامی ہمارے پاس جیل میں بھجوایا اس نے ہمیں بتایا کہ ابراہیم جان نے مجھے بھیجا ہے کہ مبارکباد دے دوں کہ آپ رہا ہو جائیں گے۔

قید خانہ کے افسران میں سے ایک بادشاہ خان حوالدار تھا۔ جس کا حضرت صاحبزادہ صاحب سے اچھا تعلق تھا۔ ہم نے اس کو کہلا بھیجا کہ وہ معلوم کرے کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ ہم اس کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ تین روز تک نہیں آسکا۔اس کے بعد اس کے اردلی نے بتایا کہ تمہارے بارہ میں کوتوال کو حکم آیا اور کوتوال کو صرف ان لوگوں کے بارہ میں حکم آتا ہے جن کو قتل کرنا مقصود ہو۔تب ہم نے یہ یقین کر لیا کہ ہمیں زندہ نہیں چھوڑا جائے گا اور موت کے ذریعہ ہماری رہائی ہوگی۔یہ معلوم کر کے ہمارا کھانا پینا، سونا سب ہم پر حرام ہو گیا۔ عجیب غم میں مبتلا ہو گئے۔اس کے بعد کوتوال نے جیل کے داروغہ کو حکم بھجوایا کہ اس کو مسلح پہرہ میں جلدی کوتوالی بھجوادیا جائے۔ ہم روانہ ہوئے اور ہمیں بالکل یقین تھا کہ اب ہمارے لئے موت کے علاوہ کچھ نہیں رہا۔

جیل میں عبدالسلام، محمد طیب اور ابوالحسن قدسی تینوں کو نمونیہ ہو گیا تھا اور باقی سب بھی بیمار تھے۔ کیونکہ قید خانہ میں سخت سردی تھی اور اس سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں تھا اور بڑی تعداد میں لوگ مر چکے تھے۔جب کوتوالی روانہ ہوئے تو ہمارے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور ہم بیماری کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرتے تھے۔ ہم سب میں محمد سعید کچھ بچے ہوئے تھے یعنی ان کی طاقت قدرے بہتر تھی باقی سب بیمار تھے ۔ عبدالسلام کی حالت تو نازک تھی۔

کوتوالی جیل سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھی۔بیڑیوں کی وجہ سے ہم سب کے پاؤں زخمی ہو چکے تھے۔ایک عجیب منظر تھا۔ محمد عمر جان بخار کی تیزی کی وجہ سے گر پڑے۔ ان کو عبدالسلام نے پکڑنے کی کوشش کی لیکن پکڑ نہ سکے اس پر ایک سپاہی نے مدد دی۔ راستہ میں ہم کہتے تھے کہ کوتوالی جانے سے پہلے ہی اگر موت آجائے تو اچھا ہو۔جب ہم کوتوالی پہنچے تو مرزا عبدالخالق جو کوتوال کا سیکرٹری تھا اس نے حکم دیا کہ بیڑیاں اتار دی جائیں۔اب ہمیں کچھ امید پیدا ہوئی۔جب بیڑیاں توڑنے لگے تو لوہار کا سامان خراب ہو گیا۔اس واسطے پھر ایک میل کا فاصلہ طے کر کے لوہار کی دوکان پر بیڑیاں تڑوائیں

ابھی تک ہمارے اوپر پہرہ برقرار تھا۔اس کے بعد ہمیں محکمہ شرعیہ میں حاضر کیا گیا۔ محکمہ شرعیہ میں قاضی عبدالشکور کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ قاضی نے پوچھا کہ تم فضل کریم قادیانی جو پنجابی ہے اس کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کہ تم لوگ قادیان گئے تھے؟ ہم نے کہا نہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے پر پھر کوتوالی حاضر ہوئے اور وہاں رہا کئے جانے کا حکم ملا۔ اس پر ہم آزاد ہوئے اور کابل میں اپنے گھر آئے۔ صرف سعید واپس قید خانہ گئے اور بستر وغیرہ سارا سامان دوسرے قیدیوں میں تقسیم کر دیا ۔(بیان سیدابوالحسن قدسی صاحب۔قلمی مسودہ صفحہ ۶۲ تا ۶۸)

سید ابوالحسن قدسی صاحب کا جو بیان اخبار الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ آخر امان اللہ خان کے ایک سیکرٹری کو ہم نے تین سو روپیہ دیا اور اس نے امان اللہ خان سے سفارش کروا کر ہمیں رہا کرادیا۔

(الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء)

☆......☆......☆......☆

صاحبزادہ محمد عمر جان کی وفات

قید خانہ میں صاحبزادہ محمد عمر جان بہت بیمار ہوگئے تھے اور رہائی کے وقت بھی بیمار تھے۔انہیں شدید بخار تھا۔اسی وجہ سے وہ رہائی کے بعد گھر پر چودہ دن بیمار رہ کر فوت ہوگئے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔(قلمی مسودہ روایت سید ابوالحسن قدسی صاحب)

"اس آٹھ ماہ کے عرصہ میں اس قدر تکلیف دی گئی کہ جیل خانہ کی تکالیف کی وجہ سے ہمارے ایک بھائی محمد عمر بیمار ہوگئے اور آخر اسی بیماری سے فوت ہوئے۔ مَیں ابوالحسن بھی بیمار ہو گیا۔ گو مَیں رہائی کے ایک ماہ بعد اچھا ہو گیا لیکن ان تکالیف کے اثرات تاحال میرے جسم پر موجود ہیں"۔

(الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء۔

بیان صاحبزادہ ابوالحسن قدسی صاحب)

☆......☆......☆......☆

صاحبزادہ محمد سعید جان کی وفات

صاحبزادگان کی رہائی کے بعد سردار امان اللہ خان والیٔ کابل نے ہمارے گھرانے کو بعض شرائط پر اپنے وطن علاقہ خوست میں بھیجنا چاہا۔اس بارہ میں گفت و شنید ہوئی جس میں صاحبزادہ محمد سعید جان صاحب نے کہا کہ جب تک ہماری جائیداد واپس نہ کی جائے ہم اپنے وطن واپس نہیں جاسکتے۔ابھی یہ معاملہ زیر غور ہی تھا کہ صاحبزادہ محمد سعید جان فوت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(قلمی مسودہ ۔روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بذریعہ سید محمد نور صاحب......)

قید خانہ سے نکلنے کے ایک سال بعد ہمارے سب سے بڑے بھائی محمد سعید صاحب فوت ہوگئے۔ ان کے فوت ہونے کے بعد ۱۵/۱۶ دن کے اندر امیر حبیب اللہ خان قتل ہوگئے"۔

(اخبار الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء ۔ بیان صاحبزادہ سیدابوالحسن قدسی صاحب بذریعہ محترم نیک محمد خان صاحب غزنوی)

(نوٹ): جیساکہ آگے ذکر آئے گا امیر حبیب اللہ خان ۲۰/ فروری ۱۹۱۹ء کو قتل ہوا تھا۔

☆......☆......☆......☆

امیر حبیب اللہ خان کا قتل اور امیر امان اللہ خان کی تخت نشینی

پہلے ذکر آچکا ہے کہ ۱۹۱۸ء کے موسم سرما میں امیر حبیب اللہ خان سیر و تفریح اور شکار کے لئے کابل کی سمت مشرق میں جلال آباد، کونڑ اور لغمان کے سرسبز و شاداب علاقے میں گیا ہوا تھا اور کابل میں اپنے بیٹے سردار امان اللہ خان کو اپنا قائم مقام والی بنا کر چھوڑ گیا تھا۔ جو افسران اور رؤسا اس کے ساتھ تھے ان میں جنرل محمد نادر خان، سردار نصر اللہ خان، مستوفی الملک مرزا محمد حسن بریگیڈئر شامل تھے۔ سیر و تفریح کرتے ہوئے ایک مقام کلہ گوش میں ٹھہرا اور کیمپ لگانے کا حکم دیا۔ چند روز وہاں قیام کا ارادہ کیا۔ ۲۰/ فروری ۱۹۱۹ء بروز جمعرات اپنے خیمہ میں اپنی ملکہ علیا حضرت کے ساتھ محو استراحت تھا کہ کسی نامعلوم دشمن نے

باوجود پہرہ اور حفاظتی انتظامات کے خیمہ میں گھس کر اس کے کان میں پستول رکھ کر چلا دیا اور اس سے اس کی موت واقعہ ہو گئی۔

امیر حبیب اللہ خان کے بعد اصولاً اس کا بڑا بیٹا سردار عنایت اللہ خان مستحق تاج و تخت تھا لیکن اس کے چچا سردار نصر اللہ خان نے اس کا حق غصب کر لیا اور خود بادشاہ بن گیا اور جلال آباد کے علاقہ میں دربار کر کے اس کا اعلان عام کر دیا۔ جب کابل میں سردار امان اللہ خان اور دیگر سرداران کو یہ خبر ملی تو وہ شک و شبہ میں مبتلا ہو گئے۔ سردار امان اللہ خان نے سردار عبدالقدوس خان شاہ غاصی کے مشورہ سے کابل میں موجود اراکین سلطنت، رؤسا اور علماء کا اجلاس طلب کیا اور علاقہ جلال آباد میں ہونے والے تمام واقعات کا باچشم تر تذکرہ کیا اور کہا کہ میرا باپ اور ملک کا بادشاہ کسمپرسی کی حالت میں قتل کر دیا گیا۔ سردار نصر اللہ خان نے نہ تو قاتل کی گرفتاری کے لئے تگ و دو کی اور نہ ولی عہدی کے بارہ میں امیر حبیب اللہ خان کی وصیت کی پرواہ کی بلکہ سردار عنایت اللہ خان کو محروم کر کے اپنے بادشاہ ہونے کا اعلان کروادیا۔

کیا ان حالات سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ دراصل یہ قتل سردار نصر اللہ خان نے کروایا ہے۔ کیا جو کچھ ہوا درست ہوا؟ اس پر حاضرین نے کہا کہ نہیں درست نہیں ہوا۔ اس پر امان اللہ خان نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو آپ لوگ میرا ساتھ دیں اور قصاص لینے میں میری اعانت کریں۔ حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور امیر امان اللہ خان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو افغانستان کا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

امیر امان اللہ خان نے ان اراکین سلطنت کے اہل و عیال کو اپنے زیر نگرانی لے لیا جو سردار نصر اللہ خان کے حامی تھے اور ان کے گھروں اور جائیدادوں پر قبضہ کر لیا۔ علاوہ ازیں اس نے کابل میں موجود اسلحہ کے ذخائر اور خزانہ بھی اپنے تصرف میں لے لئے۔

اس نے ایک فرمان شاہی کے ذریعہ سردار نصر اللہ خان اور اس کے حامیوں سردار عنایت اللہ خان اور مستوفی الملک مرزا محمد حسین بریگیڈئر جو کابل کا مستقل گورنر امیر عبدالرحمٰن خان اور امیر حبیب اللہ خان کے زمانہ سے چلا آرہا تھا کو نوٹس دیا کہ وہ لوگ حکومت کے باغی اور امیر حبیب اللہ خان کے قاتل ہیں اس لئے فوراً سردار نصر اللہ خان دعویٰ بادشاہی سے دستبردار ہو اور وہ اور اس کے ساتھی پابہ جولاں کابل میں حاضر ہوں اور اپنی صفائی پیش کریں۔

تحقیقات کے بعد سردار نصر اللہ خان کو عمر قید اور سردار عنایت اللہ خان اور سردار ہدایت اللہ خان کو کابل میں نظر بند کر دیا گیا اور بریگیڈئر مرزا محمد حسین مستوفی الملک کو قتل کروا دیا۔ اس کے علاوہ بھی بعض افسروں کو سزائے موت اور سزائے قید دی گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھر سردار نصر اللہ خان کو خفیہ طور پر دم بند کر کے مروادیا۔

امیر حبیب اللہ خان کی بیوی علیا حضرت جو امیر امان اللہ خان کی والدہ تھیں قندھار کے ایک صاحب رسوخ خاندان سے تھیں اور امیر حبیب اللہ خان کی چہیتی اور صاحب اثر و رسوخ بیوی تھیں اور ان کو اس کے عہد میں بڑا اقتدار حاصل تھا۔ جب امیر حبیب اللہ خان ۱۹۰۷ء میں ہندوستان کے دورہ پر آئے تو بیان کیا جاتا ہے کہ انگریزوں نے ان کو رنگین مزاج بنادیا تھا اور ان میں یہ تبدیلی ان کے قتل کا باعث بن گئی۔ علیا حضرت کو امیر حبیب اللہ خان کی رنگین مزاجی پسند نہ تھی اس وجہ سے امیر ان سے ناراض رہنے لگا اور علیا حضرت امیر کی نظروں میں گر چکی تھی اور امیر نے ان کو شاہی محل سے بھی نکلوا دیا تھا۔ سنا جاتا ہے کہ وہ اس بے عزتی کو برداشت نہ کر سکیں اور انہوں نے امیر مقتول کے خلاف سازشیں شروع کر دی تھیں۔ جن کا انجام بالآخر امیر حبیب اللہ خان کے قتل پر منتج ہوا اور ان کی پس پردہ کوششوں سے ان کا اپنا بیٹا امیر امان اللہ خان بادشاہ بن گیا۔ امیر امان اللہ خان فوج کی امداد حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ اس نے فوجیوں کی تنخواہیں بھی بڑھادیں۔ جلال آباد میں فوج نے نہ صرف امیر امان اللہ خان کی بادشاہت کو تسلیم کیا بلکہ ان لوگوں کو بھی گرفتار کیا جو امیر امان اللہ خان کے خلاف تھے اور جن پر امیر حبیب اللہ خان کے قتل کا الزام تھا۔

امیر امان اللہ خان نے بادشاہ بن کر تمام صوبوں کے گورنر بدل دئے اور ان میں سردارن پشاور کے خاندان کے آدمی لگائے جو عرف عام میں مصاحبین کہلاتے تھے اور سردار جنرل محمد نادر خان بھی مصاحبین میں شامل تھا۔

قندھار کے صوبہ میں امیر امان اللہ خان نے سرداران قندھار میں سے ایک شخص لوہ ناب خوش دل خان کو گورنر مقرر کیا۔ یہ شخص امیر امان اللہ خان کی والدہ علیا حضرت کا سوتیلا بھائی تھا اور ویسے بھی امیر حبیب اللہ خان اور امیر عبدالرحمٰن خان کے خاندان کا جدی رشتہ دار تھا جیسا کہ امیران افغانستان کے شجرہ نسب سے واضح ہوگا جو اس رسالہ میں دیا گیا ہے۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۲۹ ۔ بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب)

(Under The Absolute Amir by Frank Martin)

(عاقبۃ المکذبین مصنفہ قاضی محمد یوسف صاحب ۔سن اشاعت ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۶ء درقادیان صفحہ۱۳ و ۴۲ و ۷۵) و(کتاب زوال غازی مصنفہ عزیز ہندی صاحب صفحہ ۲۳ تا ۲۵ و۳۰)۔ و(مضمون قاضی مظہر الحق صاحب احمدی کوٹ نجیب اللہ صوبہ سرحد۔ الفضل ۳/مارچ ۱۹۱۹ء)

(A history of Afghanistan. by Brig. General Sir Percy Sykes pp.205 to 268)

(اخبار پائنیر الہ آباد ۲۳/اپریل ۱۹۱۹ء بحوالہ اخبار الفضل قادیان ۱۰/مئی ۱۹۱۹ء صفحہ ۴)

☆......☆......☆......☆

امیر امان اللہ خان کی تخت نشینی کے بعد صاحبزادگان کے حالات

جب امیر امان اللہ خان بادشاہ بن گیا تو اس نے سات دن تک امیر حبیب اللہ خان کا سوگ منایا۔ اس کے بعد کئی ماہ تک تخت نشینی کا جشن منایا گیا۔ کابل کے باہر سے بڑے بڑے لوگ اور سرداران قبائل نئے امیر کی بیعت کے لئے بلائے گئے اور ان کے اعزاز میں دعوتوں کا اہتمام کیا گیا۔ سمت جنوبی وغیرہ سے بھی لوگ بلائے گئے۔ ان میں ایک بڑا آدمی خان ببرک خان بھی تھا جو حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف شہید سے عقیدت رکھتا تھا۔ جب وہ بیعت کے لئے پیش ہوا تو اس کے ساتھ صاحبزادہ عبدالسلام بھی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے۔

اس موقعہ پر خان ببرک خان نے بادشاہ سے صاحبزادگان کے بارہ میں درخواست کی کہ ان کو ان کے وطن خوست میں بھجوادیا جائے۔ اس پر بادشاہ نے حکم دیا کہ صاحبزادگان خوست واپس چلے جائیں اور ان کی جائیداد بھی ان کو واپس کر دی جائے۔

(قلمی مسودہ بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب صفحہ ۶۹،۷۰)

"جب امیر امان اللہ خان صاحب حکمران ہوئے تو ان کی حکومت کے ابتدائی ایام میں علاقہ خوست کے سرکردہ لوگوں نے جن کا ہیڈ ایک مشہور شخص ببرک خان تھا (اس نے) درخواست دی...... اس پر امیر امان اللہ خان صاحب نے ہم کو رہا کر دیا اور ساتھ ہی یہ حکم دے دیا کہ ان کو ان کی جائیداد مل جائے۔ اس امر کے متعلق ہمیں امیر امان اللہ خان صاحب کی طرف سے ایک فرمان بھی ملا جو ہم نے علاقہ خوست کے گورنر کو دے دیا...... اس طرح ایک دفعہ پھر ہمارا خاندان اپنے وطن آگیا اور زندگی بسر کرنے لگا"۔

(اخبار الفضل ۲۶/مارچ ۱۹۲۶ء بیان صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بذریعہ محترم نیک محمد خان غزنوی صاحب)

☆......☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ شہید کا گھرانہ واپس اپنے وطن خوست میں

جب بادشاہ امان اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے گھرانہ کو خوست واپس جانے کی اجازت دے دی اور ان کی جائیداد کے واپس کئے جانے کا حکم دے دیا تو تین دن کے اندر یہ لوگ خوست روانہ ہو گئے۔

سردار شیریں دل خان جو امیر عبدالرحمٰن خان اور امیر حبیب اللہ خان کے ابتدائی زمانہ میں حاکم خوست تھا۔ اب اس کا بیٹا سردار عطا محمد خان حاکم خوست تھا۔ سردار شیریں دل خان کا سارا خاندان حضرت صاحبزادہ صاحب سے عقیدت رکھتا تھا۔ اس کی بیوی نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کی ہوئی تھی۔ اس کا ایک بیٹا سردار عبدالرحمٰن جان حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے وقت کابل میں موجود تھا۔ جب سید احمد نور کابلی نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی نعش پتھروں کے نیچے سے نکالی اور انہیں تابوت میں رکھ کر کابل کے قبرستان میں امانتاً دفن کیا تو اس سارے کام میں سردار عبدالرحمٰن جان نے مدد کی اور سید احمد نور کو رقم بھی دی تا کہ وہ تابوت اور کفن وغیرہ خرید لیں۔ جب تابوت قبرستان میں لایا گیا تو سردار عبدالرحمٰن جان نے ان کا جنازہ بھی پڑھایا اور انہی دنوں اس نے احمدیت بھی قبول کر لی۔ اور سید احمد نور کے ہاتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک جائے نماز بھی تحفۃً بھجوائی۔

اس وجہ سے سردار عطا محمد خان حاکم خوست کو بھی صاحبزادگان سے ہمدردی تھی۔ جب صاحبزادگان کی ملاقات عطا محمد خان سے ہوئی تو اس نے اپنے سیکرٹری کو کہا کہ ان کو دو خط دئے جائیں۔ ایک خط بریگیڈئر خوست کے نام دیا جائے جس کا نام شاہ بزرگ تھا اور اس کو ہدایت دی گئی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے گھرانہ کو ان کی زمین دے دی جائے۔ دوسرا خط حاکم چمکنی کے نام تھا جس کا نام محی الدین تھا۔ چمکنی میں بھی زمین تھی۔ خوست والی زمین ان کو فوراً واپس مل گئی۔ حاکم چمکنی کے نام خط لے کر صاحبزادہ عبدالسلام جان گئے۔ انہوں نے یہ خط چمکنی میں حوالدار بادشاہ خان کو دیا جو پہلے کابل میں رہتا تھا۔ اس کے ساتھ اس خاندان کے پرانے تعلقات تھے۔ اس نے چھکنی والی زمین کا بھی انتظام کر دیا۔ یہ زمین بارہ حصوں میں منقسم تھی جن میں ایک حصہ صاحبزادگان کا تھا۔

جب زمین واپس مل گئی تو یہ خاندان آرام سے اپنے وطن میں رہنے لگا۔ صاحبزادگان کی واپسی کی خبر سن کر دُور دُور سے رشتہ دار آنے لگے اور انہوں نے تحائف پیش کئے۔ علاوہ ازیں احمدیوں نے بھی دُنبے وغیرہ پیش کئے۔

(قلمی مسودہ روایت سید صاحبزادہ لحسن سی صاحب۔ صفحہ ۷۰،۷۱)

صاحبزادہ ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ کسی رشتہ دار نے ہماری رپورٹ بریگیڈ خوست شاہ بزرگ سے کر دی کہ صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف شہید کے خاندان کے لوگوں کا تعلق خوست کے احمدیوں سے ہے اور ان کو ان کی طرف سے تحائف اور مال آنا شروع ہو گیا ہے۔ اس واسطے ان کی نگرانی رکھنی ضروری ہے۔ وہاں ایک ایسا آدمی تھا جس کا صاحبزادہ عبدالسلام جان سے تعلق تھا۔ اس نے عبدالسلام جان کو اس کی شکایت کی اطلاع کر دی۔

اس پر عبدالسلام جان ملاقات کے لئے

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

ذو کوٹھیاں
برائے فروخت
نزد ائرپورٹ۔ اسلام آباد (پاکستان)
رابطہ
عبدالشکور بٹ۔ ہمبرگ جرمنی
Tel & Fax
(040) 791 44322

خطبہ جمعہ

رشتہ ناطہ کو بہت زیادہ نظر انداز کیا گیا ہے

اسی طرح بیکار نوجوانوں کو کام پر لگانے کی طرف بھی توجہ بہت کم ہے۔

اب میں انشاء اللہ تعالیٰ ایسی سکیمیں بناؤں گا کہ میری نگرانی میں یہ دونوں کام چل پڑیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۔ فرمودہ ۱۵؍دسمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۵؍فتح ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

آج کے مختصر خطبہ کے لئے مَیں نے کوئی نوٹس تیار نہیں کئے۔ ایک تو لمبا عرصہ کھڑا ہونے سے ٹانگوں میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے، چلنے سے نہیں اتنی ہوتی جتنا کھڑا رہنے سے ہوتی ہے۔ اور اس کی مجھے عادت بھی نہیں رہی بڑی دیر سے، اس لئے بھی اور ویسے بھی ایک خواب ایسی سنانی ہے، ایک رؤیا ایسی سنانی ہے جس سے خدا تعالیٰ نے میرے دو سوالات کا جواب دیا ہوا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ آج کے لئے وہی کافی ہوگا۔

مجھے خیال تھا کہ مجھے مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں۔ یہ سوچتے سوچتے ہی سویا تھا تو رات خواب میں میاں احمد کو دیکھا یعنی میاں غلام احمد صاحب، میاں خورشید احمد صاحب کے چھوٹے بھائی اور وہ ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے متعلق بھی انہی کا مشورہ تھا کہ بجائے اس کے کہ تفسیر صغیر کے پیچھے نوٹس لکھوں مَیں نیا ترجمہ کروں۔ تو الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔ خواب میں میاں احمد ہی دکھائی دئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی دو کاموں میں بہت ضرورت ہے۔ مَیں نے کہا کیا کیا کام ہیں۔ انہوں نے کہا ایک تو رشتہ ناطہ، رشتہ ناطہ کو بہت زیادہ نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سی لڑکیاں بے چاری بغیر شادی کے پڑی ہیں، بہت سے لڑکوں کو اپنا مناسب رشتہ نہیں ملتا۔ پاکستان میں بھی بہت اچھے اچھے لڑکے ہیں جو اچھا ایک پروفیشن اختیار کر سکتے ہیں اور سادہ مزاج ہیں۔ اگر انگلستان کی لڑکیاں ناک بھوں نہ چڑھائیں اور اس رشتہ کو قبول کر لیں تو دونوں کا فائدہ ہے۔ بہرحال اس قسم کی باتیں انہوں نے کیں۔

اور ساتھ ہی یہ کہا کہ دوسرا کام بیکار نوجوانوں کو کام پہ لگانا ہے، اس کی طرف بھی توجہ بہت کم ہے۔ بہت سے اچھے تعلیم یافتہ ہیں جو بے کار ہیں اور ان کو کوئی کام نہیں دیا جا رہا۔ یا کسی ملک میں رہتے ہیں جہاں سختی کی وجہ سے ان سے ناانصافی ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کی باہر شادیاں کروا دینا دونوں مسائل کو اکٹھا کر دیتا ہے کیونکہ اپنے ملک سے باہر شادی کریں گے تو باہر والوں کا مسئلہ بھی حل ہوا اور پاکستان کا مسئلہ بھی حل ہوا۔ اور ان کو کام پر لگانے کا شعبہ بہت مستعد ہونا چاہئے۔ تو یہی دو باتیں ہیں جو مَیں آپ کو سنانی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خود ہی میرے سوالات کا جواب دیا ہے۔

اب مَیں انشاء اللہ سب سے پہلے تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امیر صاحب یو۔کے ماشاء اللہ اس کام میں بہت مستعد ہیں اور بہت اچھے فرائض ادا کر رہے ہیں تو ان کے اور بعض دوسرے صائب الرائے لوگوں کے مشورہ سے مَیں انشاء اللہ ایسی سکیم بناؤں گا کہ میری نگرانی میں یہ دونوں کام پھر چل پڑیں۔

تو آپ سے مَیں دعا کے ذریعہ مدد چاہتا ہوں۔ جزاکم اللہ.

خطبہ عیدالفطر

اللہ تعالیٰ یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کے آثار اپنے بندے پر دیکھے

تحدیث نعمت کے یہی معنے نہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے۔

تحدیث نعمت کا ایک پہلو خلقِ خدا کی خدمت ہے اور اس میں لازمی شرط یہ ہے کہ یہ نیکی کے کام خدا کی رضا کی خاطر ہونے چاہئیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو عید مبارک کا تحفہ

خطبہ عیدالفطر فرمودہ ۲۷؍دسمبر ۲۰۰۰ء

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى . وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى . وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى. فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ. وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ. وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾

(سورۃ الضحیٰ آیت ۸ تا ۱۲)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا تھا؟ پس پناہ دی۔ اور تجھے تلاش میں

سرگرداں (نہیں) پایا، پس ہدایت دی۔ اور تجھے ایک بڑے کنبہ والا (نہیں) پایا، پس غنی کر دیا۔ پس جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو اس پر سختی نہ کر۔ اور جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تو اسے مت جھڑک۔ اور جہاں تک تیرے ربّ کی نعمت کا تعلق ہے تو (اسے) بکثرت بیان کر۔

اس تعلق میں سب سے پہلے مَیں ترمذی کتاب الادب کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ بات پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔ یعنی خدا نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس سے استفادہ کرنا ثواب کا موجب ہے۔

ایک دوسری حدیث مسلم کتاب الزُّھد والرَّقائق سے اور بخاری کتاب الرقاق سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے یعنی کم وسائل والا ہے۔ اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے یعنی تم سے اچھی حالت میں ہے۔ یہ طرز عمل اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اپنے اوپر نعمت کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو۔

بخاری کی ایک اور روایت میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کی طرف دیکھتا ہے جسے مالی اور جسمانی لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہے تو اس کی طرف بھی تو دیکھے جو اس سے کم درجہ کا ہے۔ اس طرح شکرِ نعمت کا حق صحیح معنوں میں ادا ہو سکتا ہے۔ اب سب انسان برابر نہیں ہیں۔ کوئی اونچے درجہ کا کوئی نیچے درجہ کا ہے۔ اگر انسان صرف اونچے درجہ والوں کو دیکھتا رہے تو اس سے حسد پیدا ہوتا ہے۔ رشک تو جائز ہے مگر حسد جائز نہیں۔ لیکن اگر ایک اونچے درجہ والے کو دیکھے تو ان کو بھی دیکھے جو اس سے کم درجہ والے ہیں۔ ان کے بچے بیمار ہیں یا کوئی اور مشکل پڑی ہوئی ہے۔ تو ان کو دیکھ کر شکر نعمت کا حق ادا ہو سکتا ہے ورنہ انسان کو اس کا خیال نہیں آتا۔

تحدیث نعمت کا دوسرا انداز خلق خدا کی خدمت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تُو تو رب العالمین ہے مَیں تجھے کیسے کھانا کھلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے نہیں کھلایا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا۔ کیونکہ میری رضا کی خاطر تو اسے یہ کھانا کھلاتا۔ پھر فرماتا ہے اے ابن آدم! مَیں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تُو تو رب العالمین ہے۔ مَیں تجھے کیسے پانی پلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تُو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تُو اسے میری رضا کی خاطر پانی پلاتا تو گویا تُو نے یہ پانی مجھے پلایا ہوتا اور اس کا ثواب میں تجھے دیتا۔

اس میں لازمی شرط یہ ہے کہ یہ نیکی کے افعال خدا کی رضا کی خاطر ہونے چاہئیں۔ بعض لوگوں کے دل سے ویسے ہی نیکی کی بات اٹھتی ہے۔ وہ کرتے ہیں لیکن خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اوپر اس کی کوئی جزا نہیں ہے۔ جزا اسی کی ہے جو خدا کی خاطر نیک کام کیا جائے اور اس پر اللہ تعالیٰ پھر بھرپور جزا عطا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد کر کہ تُو بھی ہمارے وصال اور جمال کا سائل اور ہمارے حقائق اور مطالب کا طالب تھا۔ سو جیسا کہ ہم نے باپ کی جگہ ہو کر تیری جسمانی پرورش کی ایسا ہی ہم نے استاد کی جگہ ہو کر تمام دروازے علوم کے تجھ پر کھول دئے اور اپنے لقاء کا شربت سب سے زیادہ عطا فرمایا اور جو تو نے مانگا سب ہم نے تجھ کو دیا سو تُو بھی مانگنے والوں کو ردّ مت کر اور ان کو مت جھڑک۔ اور یاد کر کہ تُو عائل تھا (یعنی بہت خاندان والا) اور تیری معیشت کے ظاہری اسباب بکلّی منقطع تھے۔ سو خدا خود تیرا متولی ہوا اور غیروں کی طرف حاجت لے جانے سے تجھے غنی کر دیا۔ نہ تو والد کا محتاج ہوا، نہ والدہ کا۔ نہ استاد کا اور نہ کسی غیر کی طرف حاجت لے جانے کا بلکہ یہ سارے کام تیرے خدا تعالیٰ نے آپ ہی کر دئے اور پیدا ہوتے ہی اس نے تجھ کو آپ سنبھال لیا۔ سو اس کا شکر بجا لا اور حاجت مندوں سے تو بھی ایسا ہی معاملہ کر"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۰۔۱۷۳)

ایک اور جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"عجز و نیاز اور انکسار......... ضروری شرط عبودیت کی ہے۔ لیکن بحکم آیت کریمہ ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ نعماءِ الٰہی کا اظہار بھی از بس ضروری ہے"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ دوم صفحہ ۱۴)

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بھی فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے ﴿اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنے نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے۔ مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اس کی آسودہ حالی کا حال کسی اور پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کو چھپانا چاہتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے، دھوکہ دیتا ہے اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ مومن کی شان سے بعید ہے۔......... ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ اُسوۂ حسنہ ہیں ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپؐ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۔۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد دوم میں فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل پر خوش نہیں ہوتا اور اس کا عملی اظہار نہیں کرتا وہ مخلص نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے فضل پر سال بھر تک گاتا رہے تو وہ سال بھر ماتم کرنے والے سے اچھا ہے۔ جو امور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُول کے خلاف ہوں، ان میں شرک یا ریاء ہو، ان میں اپنی شیخی دکھائی جاوے، وہ امور اثم (یعنی گناہ) میں داخل ہیں اور منع ہیں"۔

اس مختصر خطبۂ عید کے بعد اب مَیں تمام جماعت کو جو یہاں حاضر ہے اور اس ساری جماعت کو جو یہاں حاضر نہیں عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ ربوہ سے ہمارے بہن بھائیوں نے اور دوسرے عزیزوں نے نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید کے کارکنان نے جو کسی طرح میرے عزیزوں سے کم نہیں ہیں عید مبارک کے پیغامات بھجوائے ہیں، ان سب کو میری طرف سے عید مبارک۔ اسی طرح اسیران راہ مولیٰ اور ان کے خاندانوں کو نیز شہداء احمدیت کے خاندانوں کو میری طرف سے اور تمام جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دلی عید مبارک ہو۔

اسی طرح تقریباً ہر ملک نے یعنی جاپان، امریکہ، افریقہ اور جتنے ممالک ہیں ان سب کی طرف سے عید مبارک کے پیغامات سے میری فائل بھر گئی ہے۔ یہ تو میرے لئے ممکن نہیں کہ ہر ایک کو الگ الگ جواب دوں لیکن ان سب کو مَیں اس موقع پر عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ ایسے معتکفین بھی ہیں جن کی طرف سے بکثرت دعاؤں کے خط ملے ہیں۔ اللہ ان کا اعتکاف قبول فرمائے۔ ان سب کا الگ الگ نام لینا تو میرے لئے ممکن نہیں ان سب کو میری طرف سے عید مبارک ہو۔

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
MAIL ORDER EXPORT
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
+ All prices are exclusive of VAT
SONY BANGLA TV skydigital ZEE TV

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

زائن (Zion) کانفرنس (شکاگو۔امریکہ)

(میر غلام احمد نسیم۔امریکہ)

جماعت احمدیہ امریکہ نے ۱۱، ۱۲ر اگست ۲۰۰۰ء کو ایک بین الاقوامی کانفرنس قصبہ زائن میں منعقد کی۔ یہ کانفرنس اس عظیم واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے انعقاد پذیر ہوئی جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعائے مباہلہ کے نتیجہ میں ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر الیگزانڈر ڈوئی کی عبرتناک موت کی صورت میں اس قصبہ میں وقوع پذیر ہو کر دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال گیا تھا۔ اس کے انعقاد کی ایک یہ بھی غرض تھی کہ اس دعائیہ مباہلہ کے نتائج سے دنیا کو آگاہ کیا جاسکے۔ کانفرنس کے انعقاد کی رپورٹ مقامی اخبارات نے وسیع پیمانہ پر شائع کی اور اس واقعہ کا جو ۱۹۰۷ء میں وقوع پذیر ہوا تھا تفصیل سے ذکر کیا۔ کانفرنس قصبہ زائن میں جمعہ کے روز بعد دوپہر شروع ہوئی۔ آغاز میں قصبہ کے بانی اور اس کے عبرتناک انجام اور اس کی باقیات کے تعارف سے ہوا۔ بعد ازاں کانفرنس کی مزید کارروائی کارتھیج کالج کی وسیع و عریض عمارت میں منتقل ہو گئی۔ دور دراز سے شامل ہونے والے مہمانوں کے قیام کا جماعت نے مختلف مقامات پر انتظام کیا ہوا تھا۔ ہفتہ کی صبح کانفرنس کالج کے ہال میں شروع ہوئی۔

قصبہ زائن

اس قصبہ کی بنیاد ڈاکٹر الیگزانڈر ڈوئی (Alexander Dowie) نے سن ۱۸۹۰ء کی دہائی میں رکھی۔ ڈوئی ۱۸۴۷ء میں سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا، اس کی فیملی ۱۸۶۰ء میں آسٹریلیا چلی گئی۔ اس نے عیسائی مذہب کی تعلیم حاصل کی اور ۱۸۸۸ء میں امریکہ آیا۔ ڈوئی عیسائیت کا پرجوش داعی تھا۔ امریکہ میں اسے بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ امریکہ کے مغربی ساحل پر کام کرتا رہا۔ لوگوں نے اس کے کام کو پسند کیا تو اس نے ۱۸۹۶ء میں کرسچین کیتھولک چرچ (Christian Catholic Church) کے نام سے ایک نئی بستی کی بنیاد رکھی اور اس بستی میں آباد ہونے والوں کے لئے خاص قواعد وضوابط وضع کئے اور گوناگوں شرائط مقرر کیں۔ یہ شرائط اور اصول کچھ اس قسم کے تھے کہ بعد کے مورخین نے اس قصبہ کو یوٹوپیا (City of Utopia) کے نام سے موسوم کرنا مناسب سمجھا۔ قصبہ کی بنیاد رکھتے ہی بہت سے معتقدین نے وہاں مکانات تعمیر کرنے شروع کر دئے۔ ڈوئی کی رہائش کے لئے معقول مکان تیار ہوا۔ دفتر وغیرہ کی تعمیر بھی عمل میں آگئی۔ پریس قائم ہوا، ڈوئی نے اپنے ماننے والوں کی مناسب حد تک کثرت اور اپنی شہرت کے پیش نظر ۲ر جون ۱۹۰۱ء کو پیغمبری کا دعویٰ کیا اور کہا کہ وہ الیاس (Elijah) کی روح اور طاقت کے ساتھ آیا ہے اور وہ ان کا تیسرا ظہور ہے۔ ڈوئی نے پیشگوئی کی کہ اس کے اس دعویٰ کے ۲۵ سال بعد مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ اس نے اس پر بس نہ کیا بلکہ دوسرے عیسائی فرقوں پر شدید حملے کئے اور دوسرے مذاہب خصوصاً اسلام کو اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اسلام دنیا سے جلد ختم ہو جائے گا اور دنیا میں اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہے گا۔

زائن کانفرنس مقامی اخبارات کی نظر میں

اخبار نیوز سن (News Sun) ۱۲-۱۳ر اگست ۲۰۰۰ء کی اشاعت کی نمایاں سرخی "امن اور رواداری پر توجہ" کے تحت رقمطراز ہے:

"زائن سو سال قبل عیسائی اور مسلم دعائیہ مقابلہ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ احمدیہ جماعت کے پیروکار سو سال بعد زائن میں جمع ہوئے ہیں۔ قریباً سو سال قبل ان کے مذہب پر ناروا حملے زائن کے بانی مذہبی رہنما نے کئے تھے۔ تفصیل ان حملوں کی اس طرح ہے کہ بیسویں صدی کے آغاز میں ڈاکٹر الیگزانڈر ڈوئی نے اسلام پر حملہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر مسلمانوں نے عیسائیت قبول نہ کی تو وہ تباہ ہو جائیں گے۔

ڈوئی کے اس اعلان کی بازگشت انڈیا کے ایک غیر معروف گاؤں میں پہنچی۔ اس گاؤں میں حضرت مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ جو خود بھی مسیح کی آمد ثانی کے دعویدار تھے رہائش رکھتے تھے۔ حضرت احمد نے ڈوئی کو جو خود دعاؤں کے ذریعہ شفا وغیرہ کا قائل تھا اور جس نے زائن میں ایک یوٹوپیا (Utopia) قسم کی سوسائٹی کی بنیاد ڈال رکھی تھی، دعائیہ مقابلہ کی دعوت دی اور کہا کہ وہ دونوں یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو وہ پہلے فوت ہو جائے۔

ڈوئی نے اپنے رسالے "لیوز آف ہیلنگ" (Leaves of Healing) فروری ۱۹۰۳ء کے شمارے میں لکھا:

"میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسلام صفحہ ہستی سے جلد نابود ہو جائے۔ اے خدا میری یہ دعا قبول فرما۔ اے خدا اسلام کو فنا کر دے"۔ ڈوئی ۱۹۰۷ء میں ۵۹ سال کی عمر میں ایک بیماری Diereplure میں مبتلا ہو کر فوت ہو گیا۔ (حضرت) احمد ایک سال بعد فوت ہوئے"۔

"حسن حکیم جو جماعت احمدیہ لیک کاؤنٹی کے صدر ہیں کے اندازے کے مطابق اس جلسہ میں تمام دنیا سے آنے والے شمولیت کریں گے۔ جماعت کا دعویٰ ہے کہ اس کے دس ملین ممبر ہیں جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سو سال قبل ظاہر ہونے والے دعائیہ مقابلہ کی یاد میں یہ کانفرنس امن اور رواداری کے فروغ کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔

سینکڑوں احمدی جمعہ کے روز زائن میں دو روزہ بین المذاہب سمپوزیم کے لئے جمع ہونے شروع ہوئے تاکہ وہ غیر از جماعت افراد تک اپنا یہ پیغام پہنچا سکیں "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ یہ سمپوزیم زائن شہر کی بنیاد کے سو سال پورے ہونے پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ جمعہ کے روز نیوز کانفرنس جماعت احمدیہ کے مرکز روٹ ۱۷۳، جبرائیل ایونیو پر منعقد ہوئی جس میں جماعت کے عہدیداروں نے اپنے مذہبی عقائد بیان کئے اور اسلام کے خلاف پھیلائی گئی جھوٹی باتوں کی تردید کی۔"

"مسلمان تمام پیغمبروں کی لائی ہوئی تعلیم کو مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک تمام بڑے مذاہب کے بانی خداتعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، کرشنا اور کنفیوشس وغیرہ۔ ان سب کی تعلیم میں دو بنیادی باتوں یعنی خدا پر ایمان اور برائی کو ترک کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام میں رنگ و نسل کا کوئی فرق نہیں۔ کسی بھی مسجد میں چلے جائیں وہاں ہر رنگ و نسل کے لوگ اکٹھے عبادت کرتے ہوئے ملیں گے۔ گزشتہ مارچ میں عید کے موقع پر صدر امریکہ بل کلنٹن نے کہا کہ "ایک بات دنیا کے تمام لوگ اسلام سے سیکھ سکتے ہیں اور وہ یہ کہ دنیا کے تمام انسان برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر رنگ و نسل کی بنا پر فضیلت حاصل نہیں ...... مسلمانوں کے نزدیک اسلام تمام سچائیوں کا مجموعہ ہے اور دوسرے مذاہب کی تمام سچی باتوں پر مشتمل ہے۔ مثال کے طور پر مسلمان حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ ولادت کے قائل ہیں لیکن جو تعلیم قرآن میں نہیں یا قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں اسے وہ تسلیم نہیں کرتے۔ وہ حضرت عیسیٰ کی صلیبی موت کے قائل نہیں۔ ان کے خیال میں وہ صلیب سے بیہوشی کی حالت میں اتار لئے گئے تھے اور پھر صحت ہونے پر لوگوں کے سامنے آئے..........."۔

"حضرت احمد اسلام کی اخلاقی اور روحانی اقدار کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مصروف رہے۔ احمدی راہنما کہتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے مسلمانوں کا بھٹک جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا کام توحید کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ہے۔ ایک امن پسند معاشرہ کی نمایاں خصوصیات عاجزی، محبت اور رواداری ہیں۔

سمپوزیم کارتھیج کالج میں منعقد ہوا جس میں ڈیوڈ پیٹ فیلڈ نے بھی حصہ لیا...... اور کہا کہ اسلام ملک (امریکہ) میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسلامی مذہب کا آغاز عرب سے ہوا۔ حضرت محمدؐ نے ۶۱۰ء میں اسلام کا پیغام دنیا کو دیا۔ اور اب اسلام دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ ماہرین کے نزدیک دنیا کی آبادی کا آٹھواں حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد چھ سے دس ملین کے درمیان بتائی جاتی ہے جو امریکہ میں یہودیوں کی آبادی سے زیادہ ہے"۔

☆......☆......☆......☆

اخبار شکاگو ٹریبیون (Chicago Tribune) نے ۱۲ر اگست ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں "۹۷ سال بعد مسلمان زائن میں واپس" کی جلی سرخی کے تحت کم و بیش ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ساتھ تصاویر بھی شائع کی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

زائن کی اس تاریخی کانفرنس میں مختلف ممالک کے سولہ صد افراد نے شمولیت کی۔ ان میں سے پانچ صد کے لگ بھگ غیر مسلم تھے۔ حسن اتفاق سے ہمیں بھی اس تاریخی کانفرنس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ پاکستانی احمدی جو امریکہ کے مختلف حصوں میں مقیم ہیں بکثرت اس میں شامل ہوئے لیکن پاکستان سے صرف اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے بھی بہت سے احباب پاکستان سے تشریف لائے تھے۔ اس موقعہ پر پاکستان سے آئے ہوئے جن احباب سے ملاقات ہوئی ان میں نمایاں مکرم مرزا مجیب احمد صاحب، مکرم مرزا انور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امریکہ ہی میں قیام پذیر ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت امریکہ کے امیر ہیں۔ ان ہر چہار ہستیوں کو جو بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں کانفرنس میں دیکھ کر مجھے اس جستجو نے آلیا کہ آیا کوئی ڈوئی کی نسل سے بھی زائن میں موجود ہے یا نہیں۔ تلاش بسیار پر بھی کسی کا علم نہیں ہو سکا بلکہ واقفان حال نے یہ بتایا کہ ڈوئی کی زندگی میں ہی اس کے اہل وعیال اس سے الگ ہو گئے تھے اور اب اس کی نسل کہاں ہے اور ہے بھی یا نہیں، اس بارے میں کوئی علم نہیں۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعودؑ کے چار پوتوں اور کثرت سے ان کی اگلی نسل کے افراد کی اس کانفرنس میں موجودگی حضور علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت تھا اور ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بقیہ: حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کا خاندان واقعۂ شہادت کے بعد ان کے مصائب و مشکلات از صفحہ نمبر ۴

گئے اور بریگیڈ خوست شاہ بزرگ کو کہا کہ ہر آدمی کے کچھ دشمن ہوتے ہیں۔ ہمارے بھی بڑے دشمن ہیں۔ اس واسطے اگر ہمارے خلاف کوئی شکایت ہو تو اس کی تحقیق ضرور کریں۔ بریگیڈ کے عبدالسلام جان سے اچھے تعلقات تھے۔ اس نے بڑے ادب و احترام سے جواب دیا کہ شکایت کی صورت میں ضرور تحقیق کی جائے گی۔ اگر بغیر تحقیق کے کوئی کاروائی کرنی ہوتی تو اب تک مَیں کچھ کر چکا ہوتا۔ کیونکہ جب سے تم لوگ خوست آئے ہو تمہارے بارے میں بہت سی رپورٹیں پہنچی ہیں لیکن مَیں نے ان سب کو رد کر دیا ہے کیونکہ مَیں خود انہیں غلط سمجھتا ہوں۔

(ماخوذ از قلمی مسودہ خلاصۃ صفحہ ۷۱، ۷۲)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

عُلَمَآءُ هُم ......

جھوٹ اُن کا پیشہ اور تکذیب اُن کی غذا ہے

(ابولبیب)

جماعت احمدیہ کے معاندین ومکذبین ملاں جس بے تکلفی کے ساتھ جماعت کے متعلق جھوٹ اور افترا پردازیوں سے کام لیتے ہیں اسے دیکھ کر شیطان بھی حیرت زدہ ہو تا ہو گا۔ بغیر کسی جھجک کے، بلا تردّد، بلا خوف لومۃ لائم ایسی ڈھٹائی کے ساتھ اور اس کثرت کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں کہ ان کے جھوٹ نے ساری سوسائٹی کو زہر آلود کر دیا ہے اور پاکستان میں تو خصوصاً جھوٹ کا بازار خوب گرم ہے۔ تعجب ہے کہ ان مُلّاؤں کے سخت جھوٹے ہونے کا ٹھوس، قطعی اور واضح علم رکھنے کے باوجود عوام تو ایک طرف وہاں کی حکومت کو بھی یہ استطاعت نہیں کہ وہ ان پیر تسمہ پا مُلّاؤں کے مفسدانہ پنجوں سے نجات حاصل کر سکے۔

کسے معلوم نہیں کہ اسّی کی دہائی میں جب سیالکوٹ کا اسلم قریشی نامی ایک نام نہاد مُلّاں اپنے گھر سے روپوش ہوا تو اس کے اغوا اور قتل کے جھوٹے الزام لگا کر سارے ملک میں احمدیوں کے خلاف فتنہ و فساد کی ایک آگ بھڑکا دی گئی اور چنیوٹ کے ملاں منظور نے تو یہاں تک کہا کہ:

"مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کے سلسلہ میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حکومت کو چھ آدمیوں کے نام تفتیش کے لئے دئے تھے جن میں مرزا طاہر احمد بھی شامل ہے۔ اگر ان چھ میں ملزم برآمد نہ ہوا تو ہم سربازار گولی کھانے کو تیار ہیں"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۸/فروری ۱۹۸۴ء)

لیکن جس طرح اس کی پہلی بات جھوٹی تھی وہ دوسری بات میں بھی جھوٹا نکلا۔ چنانچہ اسلم قریشی جو خود ہی ایران میں روپوش ہوا تھا جب بالآخر واپس آیا اور ملک کے ٹیلی ویژن پر اسے پیش کیا گیا تو اس چنیوٹی مُلّاں نے ایک دفعہ پھر اپنے لئے جھوٹا ہونے کی لعنت کو بسر و چشم قبول کر لیا۔ مگر اپنے جھوٹ کو سچ کر دکھانے کے لئے سربازار گولی کھانے کو تیار نہ ہوا۔ چنانچہ یہ مُلّاں اب تک ایک نشان عبرت کے طور پر دنیا میں موجود ہے۔

"شَرٌّ مِنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ"۔ اور "مِنْهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِيْهِمْ تَعُوْدُ کے فرمان نبویؐ کے مصداق ان "علماء" کے گروہ میں جو جتنا بڑا افترا کرے، جتنا زیادہ جھوٹ بولے اور جتنا بڑا مفتن اور مفسد ہو اتنا ہی اسے عظیم المرتبت گردانا جاتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ہر کوئی اس میدان میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش میں رہتا ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے پاکستان کے اخبارات میں بالخصوص آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹے اور بے بنیاد افتراء پھیلائے جاتے ہیں۔ حال ہی میں ایک "آزاد قادیانی ریاست کے اعلان" کے نام سے ایک جھوٹی اور شر انگیز خبر پھیلائی گئی۔ جو یہاں روزنامہ جنگ لندن ۱۱/دسمبر کی اشاعت میں حافظ حسین احمد ایڈیشنل سیکرٹری جنرل جمعیت علماء اسلام پاکستان کے حوالے سے شائع ہوئی کہ:

"ملک توڑنے کے لئے قادیانیوں سمیت ملک دشمن عناصر عالمی سطح پر سرگرم عمل ہو چکے ہیں۔ مرزا طاہر احمد کا سیالکوٹ، شکر گڑھ اور قادیان پر مشتمل قادیانی ریاست بنانے کے متعلق حالیہ بیان اس سازش کی ایک کڑی ہے"۔

اس پر مکرم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "لاہور" کا ۱۶/دسمبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں طبع شدہ ادارتی نوٹ ان کے اور ہفت روزہ "لاہور" کے شکریہ کے ساتھ الفضل انٹرنیشنل کے اس شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ محترم ثاقب زیروی صاحب نے اس میں تحریر فرمایا ہے کہ "مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ پہلا جھوٹ نہیں ہے بلکہ جھوٹ اس مجلس کا پیشہ ہے"۔

اس تعلق میں ہم امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقاریر سے صرف دو اقتباس نمونۃً ذیل میں درج کرتے ہیں جو اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ جھوٹ ان ملاؤں کا پیشہ اور تکذیب ان کا روزگار ہے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا:

(۱)...... "میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ربوہ کی خود مختار ریاست پر چھاپہ ماریئے۔ اسی ہزار ایکڑ رقبے کے ایک ایک مربع فٹ میں ہزاروں فتنے مدفون ہیں، ہزاروں سازشیں ہیں، خطرناک منصوبے ہیں، ملت اسلامیہ کی تخریب کے سامان ہیں...... حکومت اب بھی راتوں رات چھاپے مارے تو اسے بہت کچھ مل سکتا ہے۔ (تقریر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ لاہور مئی ۱۹۵۰ء)

(۲)...... قادیانی نبی کے امتیوں نے ربوہ میں ایک متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے اور ان کے اس نظام کے تحت ربوہ میں اسلحہ تیار ہو رہا ہے۔ زمین دوز قلعے تعمیر ہو رہے ہیں...... دریائے چناب کے کنارے ربوہ کو ایک قلعہ بند شہر بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان کی آزاد حکومت میں اس متوازی حکومت کا قیام ناقابل برداشت ہے"۔

(تقریر سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ لاہور اگست ۱۹۵۳ء۔ خطبات امیر شریعت صفحہ ۵۲۔ مرتبہ مرزا غلام نبی صاحب جانباز ناشر مکتبہ تبصرہ بیرون دہلی گیٹ لاہور طبع اول)

ایک دلچسپ واقعہ

اب اس ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ بھی ملاحظہ ہو جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سنایا اور روزنامہ الفضل ۳/اپریل ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"........... ۱۹۵۳ء میں جبکہ سارے پنجاب میں فساد تھا حکومت کے پاس رپورٹیں کی جاتی تھیں کہ احمدیوں نے اپنے بچاؤ کے لئے بڑا سامان رکھا ہوا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کی طرف سے کبھی کبھی سی آئی ڈی کے افسر ربوہ آجاتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک سی آئی ڈی کا افسر آیا۔ ایک پٹھان لڑکے کو اس نے دیکھا کہ وہ بے وقوف سا ہے اور اس کی تعلیم اچھی نہیں ہے اس لئے اس نے خیال کیا کہ اس نوجوان سے بات معلوم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے اسے کہا کہ تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں تم نے لڑائی کا سامان رکھا ہوا ہے۔ اس لڑکے نے کہا تم میرے ساتھ آجاؤ۔ چنانچہ اس لڑکے نے اس سی آئی ڈی افسر کو ساتھ لیا اور ایک مسجد میں لے گیا۔ وہاں قرآن کریم کا درس ہو رہا تھا۔ اس لڑکے نے کہا یہ ہماری لڑائی کی تیاری ہے۔ اس افسر نے کہا یہ کیا تیاری ہے۔ مَیں نے تو پوچھا تھا کہ وہ جگہ دکھاؤ جہاں تمہارے ہتھیار پڑے ہوئے ہیں۔ وہ لڑکا اسے پھر ایک اور مسجد میں لے گیا۔ وہاں بھی قرآن کریم کا درس ہو رہا تھا۔ اس افسر نے کہا تم نے پھر غلطی کی ہے۔ تم مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں تم نے مقابلہ کے لئے سامان جمع کیا ہوا ہے۔ تم لوگ کمزور ہو اس لئے تم نے مقابلہ کے لئے ضرور تیاری کی ہو گی۔ وہ لڑکا کہنے لگا اچھا آؤ مَیں تمہیں ایک اور جگہ دکھاؤں جہاں ہمارا فوجی سامان پڑا ہے۔ وہ افسر خوش ہو گیا اور اس کے ساتھ ہو لیا۔ چنانچہ وہ پھر اسے ایک اور مسجد میں لے گیا۔ وہاں بھی قرآن کریم کا درس ہو رہا تھا۔ وہ آخر کہنے لگا تم مجھے پھر ایسی جگہ لے آئے ہو جہاں قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے۔ اس لڑکے نے کہا ہمیں تو یہی فوجی سامان دیا جاتا ہے، اور یہ مَیں نے تمہیں دکھا دیا ہے۔ باقی رہا ظاہری سامان تو ہمیں تو یہ سبق دیا جاتا ہے کہ سر جھکاؤ اور مار کھاؤ۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے سر سے ٹوپی اتاری اور اپنے سر پر چپت مار کر سر جھکا لیا اور کہا بس ہمیں تو یہی سکھایا جاتا ہے کہ مخالف کے آگے اپنا سر جھکا دو۔ وہ افسر کہنے لگا اس طرح تو وہ لوگ تمہیں مار دیں گے۔ وہ پٹھان لڑکا کہنے لگا پھر کیا ہو گا، ہمیں شہادت نصیب ہو گی اور کیا ہو گا۔ اس پر وہ افسر مایوس چلا گیا۔

وہ افسر سمجھتا ہو گا کہ شاید یہ لڑکا بہت بیوقوف ہے لیکن تھا وہ بڑا عقلمند۔ دین کے لئے مارا جانا عزت کی بات ہوتی ہے ذلت نہیں ہوتی۔ قرآن کے ذریعے مقابلہ کرنا ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ تلوار اور بندوق قرآن کریم کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جس کے ساتھ قرآن ہے اس کے ساتھ سب کچھ ہے۔ اور جس کے ساتھ قرآن نہیں ساری دنیا کے توپخانے، ہوائی جہاز، گولہ بارود بھی اس کے پاس موجود ہوں تو اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ **جس کے پاس قرآن کریم ہے اور جس کے پاس خدا ہے اسے دنیا کے کسی توپخانے، ہوائی جہاز، بندوقوں اور تلواروں کی ضرورت نہیں کیونکہ دنیوی توپخانے، بندوقیں اور تلواریں خدا تعالیٰ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں"۔**

(روزنامہ الفضل ۳/شہادت ۱۳۳۸ھش ۳/اپریل ۱۹۵۹ء صفحہ ۳ کالم ۳،۴)

جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن اور اس کے نیک اثرات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

صدبار رقص ہاکنم از خرمی اگر
بینم کہ حسنِ دلکشِ فرقاں نہاں نماند

یعنی مَیں خوشی کے مارے سینکڑوں دفعہ رقص کروں اگر یہ دیکھ لوں کہ قرآن کا دلکش جمال پوشیدہ نہیں رہا۔

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید کے حسن و جمال کو دنیا پر آشکارا کرنے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ مختلف زبانوں میں نہایت اعلیٰ درجہ کے اور معیاری تراجم قرآن کریم کی بکثرت اشاعت بھی ان ذرائع میں سے ایک ہے۔ اس وقت تک ۵۳ زبانوں میں مکمل قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا چکے ہیں۔ احباب جماعت ان تراجم کو سنجیدہ اہل علم طبقہ تک پہنچاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت ہی اچھا رسپانس ملتا ہے۔

چنانچہ پاکستان میں سرائیکی ترجمہ قرآن کریم جب بعض سلجھے ہوئے غیر احمدی مسلمان وکلاء، علماء، سجادہ نشینوں، سرکاری ملازمین اور اساتذہ وغیرہ کو دیا گیا تو ان سب لوگوں نے اس ترجمہ کے بلند معیار کو سراہا اور نہ صرف اس ترجمہ قرآن کا خود مطالعہ کیا بلکہ آگے اپنے اچھے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیا اور بہت خوشی اور ممنونیت کا اظہار کیا۔ اور اسے اسلام اور قرآن مجید کی حقیقی خدمت قرار دیا۔ فالحمدلله على ذلك.

اگر آپ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم خرید کر آگے اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بطور تحفہ دیں تو یہ بھی خدمت قرآن کریم کا ایک حسین انداز ہے۔ غیر از جماعت مخلص و غیر مسلم اہل علم دوستوں کو قرآن کریم کے تراجم اور دیگر جماعتی لٹریچر کا تحفہ دے کر رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کی سعی کریں۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALSNEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

بد نہاد جھوٹے

(جماعت احمدیہ کے مخالفین جس بے شرمی اوز ڈھٹائی سے دن رات جھوٹ اور افتراء پردازی میں مشغول رہتے ہیں یہ ایک کھلی حقیقت ہے ۔ اس سلسلہ میں مکرم و محترم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ ''لاہور'' (لاہور) کا ایک حقیقت افروز ادارتی نوٹ ہفت روزہ ''لاہور'' کی ۱۶/دسمبر ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں بعنوان ''بے بنیاد اشتعال پھیلانا کوئی ایڈیٹر نوائے وقت سے سیکھے'' طبع ہوا ہے ۔ ذیل میں یہ وقیع اداریہ مکرم ثاقب زیروی صاحب اور ان کے ہفت روزہ ''لاہور'' کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔)(ادارہ)

☆......☆......☆......☆......☆

پچھلے دنوں حمید نظامی کے "نوائے وقت" میں "آزاد قادیانی ریاست کا اعلان" سے متعلق ایڈیٹر صاحب کا بغیر تحقیق کے ایک نام نہاد "نیوز ایجنسی" کے حوالے سے شذرہ لکھ دینے پر حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ چنانچہ اگلے ہی دن اس شذرہ کی تائید میں بعض مولویوں کا رد عمل بھی شائع ہوا۔ جس سے اس راز کو تقویت پہنچی کہ یہ "مجلس ختم نبوت" والوں کا منصوبہ تھا جو ایڈیٹر موصوف کی ملی بھگت سے منظر پر آیا جس کی اگلے ہی دن بعض مولویوں نے تائید بھی کی۔ ہمیں یہ شذرہ پڑھ کر پنجابی کی مشہور ضرب المثل "مائی نالوں دائی دازیادہ پاٹا" یاد آئی کہ جننے والی سے جنوانے والی نے زیادہ محنت جتانے کی کوشش کی۔ کیونکہ یہ بات تاریخ پاکستان میں محفوظ ہے کہ تحریک قیام پاکستان کی مؤید صرف ایک ہی جماعت تھی "جماعت احمدیہ"۔ باقی تمام سنیوں، شیعوں اور اہلحدیثوں کی جماعتیں پیر، مشائخ (جنہیں آج کل مشائخ عظام لکھا جاتا ہے) نہ صرف خلاف تھے بلکہ جماعت اسلامی اور مجلس احرار تو تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ بھی (ہندو کانگرس کے پرچارکوں کی حیثیت میں) پھدک پھدک کر (اسٹیج پر) اس کی پالیسیوں کی تائید اور پاکستان کو کافرستان، قبرستان، پاکی استان اور "مسلمانوں کی کافرانہ حکومت" قرار دیتی تھی بلکہ احراری امیر شریعت نے تو پاکستان میں آجانے کے بعد بھی ایک تقریر میں کہا تھا کہ "احرار نے اسے "**بازاری عورت**" کے طور پر قبول کیا ہے"۔

ہم قارئین کی اطلاع کے لئے عرض کریں گے کہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا یہ پہلا جھوٹ نہیں ہے بلکہ جھوٹ اس مجلس کا پیشہ ہے۔ اسی کے سہارے اس کا "روزگار" قائم ہے۔

سب سے پہلا جھوٹ...... تو اس قدر عام ہے کہ اہل علم اور اہل شعور اب اس سے بیزار ہوئے جا رہے ہیں۔ وہ ہے "خاتَم" کے معنے "مہر" کی بجائے پنجابی میں "ختم" کے معنے کرنا۔ نہیں معلوم قرآن کریم جو سارے کا سارا عربی میں ہے اس میں پنجابی کا "ختم" کس طرح در آیا۔ مگر عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر جماعت احمدیہ کے خلاف یہ مجلس اشتعال پھیلا رہی ہے اور جب تک "وزارت امور مذہب" اس کی پیٹھ ٹھونکتی رہے گی، پھیلاتی رہے گی۔

دوسرا جھوٹ...... اس مجلس نے ۷۴ء میں بولا تھا جب قومی اسمبلی میں احمدیوں کے خلیفۃ المسیح پر جرح کی جا رہی تھی۔ اس مجلس میں آرٹ پیپر پر ایک پمفلٹ شائع کر کے پارلیمنٹ کے ہر رکن کو بھجوایا تھا۔ جس میں بعض نعتیہ اشعار بھی دئے گئے تھے اور کہا گیا تھا کہ یہ اشعار علامہ اقبال کے ہیں حالانکہ وہ اشعار احمدیوں کے مسیح موعود کے تھے۔ "لاہور" نے یہ قلعی کھولی کہ یہ نعتیہ اشعار تو احمدیوں کے مسیح موعود کی فلاں فلاں منظومات کے ہیں اور پرچہ پارلیمنٹ کے ہر رکن کو بھجوادیا۔

تیسرا جھوٹ...... اس مجلس نے اس وقت بولا جب ایک برکت اللہ نامی (مربی جماعت احمدیہ) سے چار پانچ گھنٹے بحث کے بعد برکت اللہ صاحب نے نفیس العلماء" کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور احمدیہ مقاصد اور تعلیمات سے تائب ہو گئے۔ (واضح رہے کہ یہ نفیس العلماء کبھی روزنامہ "مغربی پاکستان" میں کاتب ہوتے تھے۔ "مغربی پاکستان" عوام کا اخبار نہیں بلکہ ایڈورٹائزنگ والوں سے حصہ داری پر شائع ہوتا تھا) "لاہور" کو جو کسی دردمند نے ملتان سے وہ "سائیکلوسٹائل" بھجوایا تو ہم نے لکھا کہ برکت اللہ صاحب (جو کبھی ملتان میں مربی تھے اور بعد میں ماڈل ٹاؤن (لاہور) کے مربی مقرر ہوئے) انہیں تو مرے ہوئے بھی پانچ چھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر نفیس العلماء کہتے ہیں کہ انہوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ کیا نفیس العلماء مرحومین کی بیعت بھی لیا کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے گھٹیالیاں اور تخت ہزارہ میں قیمتی جانوں کے ضیاع کے بعد تحفظ ختم نبوت والوں نے یہ **چوتھا جھوٹ** تراشا ہے اہل پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پھیلانے کے لئے کہ کسی نام نہاد ایجنسی کا ٹھپہ لگا کر اسے ایڈیٹر "نوائے وقت" کو دے دیا۔ جنہوں نے بغیر کسی تحقیق کے اس پر شذرہ بلو دیا اور اس شذرے میں تمام وہ باتیں لکھ دیں جو یہ "مجلس" اپنے "روزگار" کو قائم رکھنے کے لئے اشتعال پھیلاتی رہتی ہے۔

ہمیں سب سے زیادہ دکھ اس بات کا ہے کہ شذرہ حمید نظامی کے "نوائے وقت" میں شائع ہوا جو تحریک قیام پاکستان سے خوب آگاہ ہے کہ کس کس نے قیام پاکستان کی مخالفت کی اور کون نہ صرف اس کا مؤید تھا بلکہ اس نے جدوجہد قیام پاکستان کی صف اول میں رہ کر بے پناہ قربانیاں بھی دیں۔ مگر آج دور ہے مجلس احرار (جس نے اب اقتضائے وقت سے "تحفظ ختم نبوت" کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے) اور جماعت اسلامی کے چرب زبانوں کا (جو اس صفت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں) وہ جب بھی سڑکوں پر نکل آنے کی دھمکی داغتے ہیں حکمران وقت اپنی پالیسی بدل دیتے ہیں حالانکہ ؎

نہ خنجر اٹھے گا۔ نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ جب بھی "ریاست اندر ریاست" کی منصوبہ بندی ہو گی وہ جماعت اسلامی اور مجلس احرار ہی کی طرف سے ہو گی جو قیام پاکستان کے بھی خلاف تھے اور آج بھی "کانگرس" اور "بی جے پی" حکومت کے مقاصد کی تکمیل و تعمیل میں کوشاں ہیں۔ جماعت احمدیہ نے تو یہ "مامن" تخلیق کیا ہے وہ آج بھی اس پر جانیں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

رپورٹ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ کینیا

(رپورٹ : امتہ القیوم سمیرہ بھٹی)

مورخہ ۱۰ر نومبر ۲۰۰۰ء سے ۱۸ر نومبر ۲۰۰۰ء تک لجنہ اماء اللہ کینیا کی تربیتی کلاس نیروبی میں منعقد ہوئی۔ محترمہ صدر صاحب لجنہ اماء اللہ کینیا مسز صبیحہ قریشی صاحبہ کی سرکردگی میں یہ کلاس نہایت احسن طور پر اپنے انجام کو پہنچی۔

اس تربیتی کلاس کے لئے خصوصی طور پر پورے ملک سے ۲۵ ممبرات کو منتخب کیا گیا تاکہ وہ اس پروگرام میں حصہ لے کر بھرپور فائدہ حاصل کریں اور واپس اپنے مرکز میں جا کر نومبایعین کی تربیت کر سکیں۔ اس پروگرام کی منتظمہ مسز بلقیس چیمہ صاحبہ نے ان تمام ممبرات کی اعلیٰ تربیت کے لئے فجر کی نماز سے عشاء کی نماز تک اور صبح کے ناشتہ سے رات کے کھانے تک ہر چیز میں تربیتی پہلو کو زیر نظر رکھتے ہوئے بہت جامع پروگرام بنایا۔ تمام ممبرات کو فجر کے لئے جگانے اور نماز کی تیاری کے لئے وہ صبح خود حاضر ہوتیں۔ اس کے بعد ناشتہ کروانے کے لئے مختلف ممبرات کی ڈیوٹی ہوتی جس میں تمام ممبرات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

☆...... نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک درس القرآن ہوتا جو کہ محترم وسیم احمد چیمہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیا خود دیتے۔

☆...... ساڑھے نو بجے سے دس بجے تک حدیث کا درس ہوتا جو شیخ عبداللہ حسین صاحب دیتے۔ اس کے تحت جو عنوانات چنے گئے وہ درج ذیل ہیں۔

اطاعت خداوندی، زکوٰۃ کی اہمیت، نماز کی اہمیت، روزہ کیا ہے، حج کسے کہتے ہیں، درود شریف کے ورد کے کیا فوائد ہیں۔

ساڑھے دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک قرآن کریم ناظرہ کی کلاس ہوتی جس میں یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا اور ایک ہفتہ کی کلاس میں ان ممبرات نے کافی حد تک قرآن سیکھا۔ امید ہے کہ واپس جا کر بھی وہ اس کو جاری رکھیں گی تاکہ وہ دوسروں تک اس علم کو پھیلا سکیں۔ اس میں محترمہ شاہدہ انصاری، محترمہ خدیجہ جمعہ، محترمہ مبشرہ انصاری، محترمہ بلقیس چیمہ، محترمہ صغریٰ مقصود صاحبہ کے علاوہ ناصرات میں سے رملہ شاہ اور سارہ چیمہ نے حصہ لیا۔ ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک مسز صبیحہ قریشی صاحبہ، مسز خدیجہ جمعہ اور معلم عثمان ڈورو صاحب نماز پڑھانا سکھایا کرتے تھے۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے کا انتظام ہوتا جس کے لئے مسز صبیحہ قریشی صاحبہ اور مسز شمیم بٹ نگران تھیں۔ ظہر کی نماز کے بعد پروگرام دوبارہ شروع ہوتا۔

مسز قیصرہ شاہ، مسز صبیحہ قریشی، مسز بلقیس چیمہ اور خاکسارہ سمیرہ بھٹی ان کو اسلام کا ابتدائی علم، رہن سہن کے آداب، مساجد کے آداب، خانگی مسائل کے بارہ میں قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ہلکے پھلکے مضامین سناتیں اور باقاعدہ ساتھ ساتھ سواحیلی ترجمہ بھی کیا جاتا۔

چار بجے شام چائے کا وقفہ ہوتا اور نماز عصر سے نماز مغرب تک ممبرات اپنی دوسری بہنوں کے ساتھ اپنے علم میں اضافے کے لئے بات چیت کرتیں اور تفریحی پروگرام ہوتے۔ نماز مغرب کے بعد رات کے کھانے کا انتظام ہوتا اور اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد ممبرات سونے کی تیاری کرتیں۔

اس تربیتی کلاس کے دوران ممبرات کو آنحضرت ﷺ اور آپ کے خلفاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے بارہ میں بتایا گیا۔ اور ہر چیز اتنی جامع اور دلچسپ انداز میں ان کو سکھائی گئی کہ جب آخر میں امتحان لیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ لوگ کافی کچھ سیکھ کر گئے ہیں۔ اس تربیتی کلاس میں دو مرتبہ سوال جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں محترم امیر صاحب نے لجنہ کے سوالات کے جوابات دئے۔ زیادہ تر بہنیں عیسائیت سے احمدی ہوئی ہیں اس کے تحت انہوں نے مختلف سوالات کئے جس کے لئے امیر صاحب نے بہت جامع اور تسلی بخش جواب دئے۔

نیروبی کی لجنہ نے اس تربیتی کلاس کے لئے دو دفعہ کلواجمیعاً کا انتظام کیا اور ایک ہفتہ میں چائے کی چیزیں لا کر اور مل کر ان بہنوں کے ساتھ کھا کر اور دوسری دفعہ دوپہر کے کھانے کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ ہم ان نومبایعین بہنوں کی دعوت اس طرح کریں کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر کھائیں اور مؤاخات کا جو سبق ہمیں ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے سکھایا اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس طرح مورخہ ۱۸ر نومبر بروز ہفتہ دوپہر کے کھانے کے بعد تقسیم انعامات کا جلسہ ہوا۔ اس موقع پر ان بہنوں کو موقع دیا گیا کہ وہ سٹیج پر آ کر اپنے جذبات کا اظہار کریں۔ تمام بہنوں نے اس پروگرام کو نہایت فائدہ مند قرار دیا اور اس بات کا اظہار شدت سے کیا کہ وہ اسلام کی پیاری تعلیم سے اچھی طرح آشنا ہو سکیں۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی دعا کروائی اور یوں ہماری تربیتی کلاس ہنسی خوشی اپنے انجام کو پہنچی۔

بقیہ:جلسہ سالانہ نائیجیریا از صفحہ ۱۶

مکرم ذکراللہ ایوب صاحب، مبلغ سلسلہ نے "مالی قربانی کی ضرورت" پر تقریر کی۔اس اجلاس کا اختتام شام ساڑھے چھ بجے ہوا۔

نماز مغرب وعشاء اور رات کے کھانے کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی جو رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہی۔سوالوں کے جواب مبلغین سلسلہ مکرم عبدالرشید اگبولہ صاحب، مکرم حافظ عبدالغنی صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالمجید بیلو صاحب اور استاد اے۔ آر کشنرو صاحب نے دئے۔

جلسہ سالانہ نائیجیریا ۲۰۰۰ء کے موقع پر الحاجی ایم ایم بیشانو (امیر صاحب نائیجیریا) حاضرین سے مخاطب ہیں۔ان کے ساتھ مکرم عبدالخالق صاحب نیر (مبلغ انچارج نائیجیریا) اور مکرم الحاجی محمد اسماعیل صاحب چیئرمین لوکل گورنمنٹ سٹیج پر موجود ہیں

دوسرا روز۔ بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم، حدیث اور ملفوظات کے درس ہوئے۔

اس جلسہ کا دوسرا اجلاس صبح دس بجے مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عربی قصیدہ اور ان کے تراجم پیش کئے گئے۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی ایک غیر از جماعت دوست کوارا اسٹیٹ کے چیف قاضی جسٹس الحاجی عبدالمطلب حنبلی تھے جو الورین سے ایک اور دوست الحاجی ایم۔اے۔ گولڈ کے ساتھ تشریف لائے۔

اس اجلاس کے غیر احمدی مہمانوں میں Ifelodun لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین اور ڈائریکٹر ریڈیو نائیجیریا Alh.Salim Abioye شامل تھے۔

اس اجلاس میں مکرم استاد سعید تیمھن صاحب لیکچرر جامعہ احمدیہ الارو نے "حضرت احمدؑ بطور مسیح موعودؑ" کے عنوان پر تقریر کی۔ تقریر بہت مدلل اور اچھے انداز میں کی گئی۔ سب احباب اور غیر احمدی مہمانوں نے بھی اسے پسند کیا۔ ان کے بعد مہمانوں کو بھی بولنے کا موقع دیا گیا۔ مہمانوں میں دو پادری بھی شامل تھے جنہوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔ ان میں سے ایک مکرم اسحاق بیلو صاحب نے کہا کہ وہ عیسائیت کی جھوٹی کہانیوں سے تنگ آچکے تھے اور اسلام کا انہوں نے خود مطالعہ کیا ہے۔ مسلمان فرقوں کو بھی انہوں نے اچھی طرح دیکھا ہے لیکن احمدیت کو ہی انہوں نے صحیح اسلام پایا۔اس لئے مَیں آج بیعت کر کے احمدی مسلمان ہوتا ہوں۔

جلسہ سالانہ نائیجیریا ۲۰۰۰ء کے موقعہ پر مہمان خصوصی جسٹس الحاجی عبدالمطلب حنبلی صاحب جماعت احمدیہ کے بک اسٹال پر۔ مکرم حافظ عبدالغنی صاحب سٹال پر موجود مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کا تعارف کروا رہے ہیں

دوسرے پادری جن کا نام ابراہیم شولا جا ہے نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں آج احمدیت کے نور سے منور فرمایا اور جس مسیح کا ہمیں انتظار تھا وہ مل گیا ہے۔اس لئے مَیں بھی آج بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

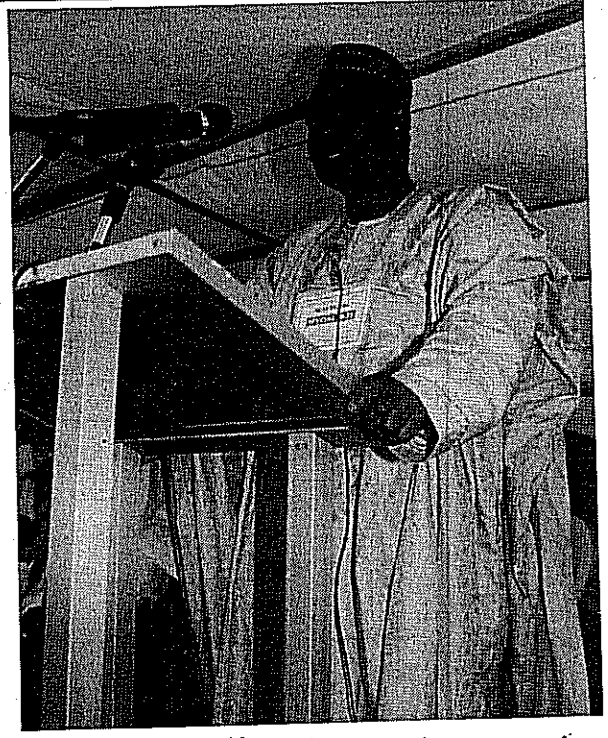

مہمان خصوصی جناب جسٹس الحاجی عبدالمطلب حنبلی صاحب خطاب کر رہے ہیں

اس اجلاس میں ایک اور نو احمدی میڈیکل ڈاکٹر الحسن صاحب نے بھی خطاب کیا جنہوں نے اس جلسہ سے صرف ایک ہفتہ پہلے بیعت کی تھی۔ ان تینوں نومبایعین کا تعلق Ibadan جماعت سے ہے۔

آخر پر مہمان خصوصی جسٹس عبدالمطلب حنبلی صاحب نے خطاب فرمایا۔انہوں نے فرمایا کہ میرا تعلق جماعت سے بہت پرانا ہے۔ ہمارے سکول کے زمانے میں ایک احمدی مشنری S.B. Giwa صاحب ہر سکول میں جاتے تھے اور اسلام کے متعلق لیکچر دیا کرتے تھے۔ میں جماعت کی کتابیں خریدتا رہتا ہوں اور مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ جماعت احمدیہ میں یہ طاقت ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام میں لا سکے اور اسلام کا دفاع کر سکے۔انہوں نے کہا کہ میں درخواست کرتا ہوں کہ عیسائی علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اسلام کے قریب آئیں۔

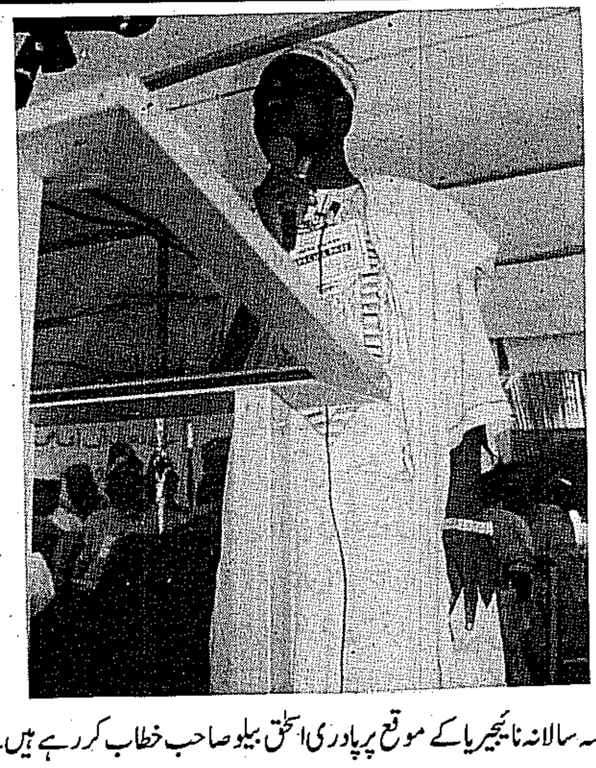

جلسہ سالانہ نائیجیریا کے موقع پر پادری اسحٰق بیلو صاحب خطاب کر رہے ہیں۔ انہوں نے جلسہ کے دوران بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی

پروگرام کے آخر میں مہمان خصوصی نے مکرم امیر صاحب کے ساتھ اطفال، ناصرات کے پنڈال اور باقی انتظامات کا جائزہ لیا۔ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ عورتوں کے لئے جلسہ کا علیحدہ انتظام ہے جہاں مردوں کا آنا جانا نہیں۔ آخر میں انہیں نمائشی ٹینٹ کی طرف لایا گیا لایا گیا جہاں ان کو مختلف کتب دکھائی گئیں جو مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ رکھی گئی تھیں۔ قرآن شریف کے مختلف زبانوں میں تراجم اور تصاویر کی نمائش بھی دکھائی گئی جن سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ نمائشی ٹینٹ کے قریب ہی انہوں نے مکرم امیر صاحب اور باقی مہمانوں کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا اور شام چار بجے واپس Ilorin کے لئے روانہ ہوگئے۔ جانے سے قبل ان کو اور باقی مہمانوں کو حضور انور ایدہ اللہ کی کتب کے تحائف پیش کئے گئے۔

دوسرا دن۔ دوسرا اجلاس

اس دن کا دوسرا اجلاس شام پانچ بجے شروع ہوا جس کی صدارت خاکسار عبدالخالق نیّر (مبلغ انچارج نائیجیریا) نے کی۔اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم حبیب احمد صاحب مبلغ سلسلہ کانو نے "پیشگوئی ظہور امام مہدی" کے عنوان پر کی جبکہ دوسری تقریر مکرم محمد احمد صاحب شمس، مبلغ سلسلہ نے "تبلیغ اور تربیت۔ آج کی اہم ضرورت" کے عنوان پر کی۔یہ اجلاس شام سات بجے ختم ہوا۔ بعدہ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی جو رات ۹ بجے تک جاری رہی۔

تیسرا روز۔ بروز اتوار

تیسرے روز کا آغاز بھی حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

گلوبل وارمنگ اور

عالمی ماحولیاتی کانفرنس

(رشید احمد چوہدری)

گزشتہ دنوں ہالینڈ میں اقوام متحدہ کی طرف سے ماحولیات، فضائی آلودگی اور موسمیات کے بارہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جو دو ہفتہ تک جاری رہی۔ اس کانفرنس میں ایک رپورٹ کے مطابق ۱۸۰ ممالک کے نمائندوں اور سائنس دانوں نے حصہ لیا مگر بد قسمتی سے بغیر کسی فیصلہ پر پہنچے کانفرنس ختم ہو گئی۔

اس کانفرنس میں دنیا بھر میں درجہ حرارت بڑھنے اور کارخانوں، ٹرکوں اور کاروں وغیرہ سے نکلنے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کی مقدار میں کمی کرنے پر غور کیا گیا اور اس بات کا تجزیہ کیا گیا کہ ۱۹۹۷ء میں کیوٹو (جاپان) میں منعقدہ کانفرنس میں جو فیصلے کئے گئے تھے کیا ان پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ امریکہ، روس اور جاپان وغیرہ ممالک زہریلی کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں بتدریج کٹوتی کریں گے۔ اس طرح دنیا بھر میں سال ۲۰۱۲ء تک اس گیس کے اخراج میں پانچ فیصد تک کمی واقع ہو جائے گی۔

حالیہ کانفرنس میں جب ان ممالک پر دباؤ ڈالا گیا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی تدبیر اختیار نہیں کی تو خاص طور پر امریکہ نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے اخراج کو کم کرنے کی بجائے اس گیس کو فضا میں کم کرنے کے لئے جنگلات اگانے کو ترجیح دیتا ہے۔ یہ تجویز باقی ممالک کو پسند نہیں آئی اس طرح ان ترقی یافتہ ممالک کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے کانفرنس ناکام ہو گئی۔

برطانیہ نے حسب سابق اس کانفرنس کے موقع پر بھی امریکہ کی طرفداری کرتے ہوئے خاص طور پر یورپین ممالک کو ایک سمجھوتہ پر اکٹھا کرنے کی کوشش کی مگر یورپین ممالک کے نمائندوں نے ڈنمارک کے ماحولیاتی وزیر Sven Auken کی سرکردگی میں برطانیہ کی طرف سے پیش کئے جانے والے سمجھوتہ کی قرارداد کو رد کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے زمین کے درجہ حرارت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ سائنس دان گلوبل وارمنگ کی وجہ گرین ہاؤس گیسیں بتاتے ہیں۔ یعنی کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین (Methane) اور نائیٹرس آکسائیڈ گیس (Nitrous Oxide Gas)۔ یہ گیسیں اب پہلے سے کہیں زیادہ فضا میں موجود رہتی ہیں۔ قدرتی طور پر جو کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس جاندار سانس لیتے وقت چھوڑتے ہیں وہ درختوں کی غذا بن جاتی ہے۔ اس طرح فضا میں توازن برقرار رہتا ہے۔ مگر انسانوں نے ایک طرف تو جنگلات کاٹنے شروع کئے اور دوسری طرف ایندھن کا بے دریغ استعمال کیا۔ اس طرح انسانی عمل کی وجہ سے فضا میں ان گیسوں کی بہتات ہوتی گئی اور جس طرح گرین ہاؤس میں سورج کی کرنیں داخل ہو کر اور منعکس ہو کر باہر نہیں نکل سکتیں اور اس طرح گرین ہاؤس میں درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اسی عمل کے ذریعہ سورج کی کرنیں زمین پر پہنچ کر اسے گرم کر دیتی ہیں مگر زمین ان گیسوں کی وجہ سے حرارت واپس فضا میں منعکس نہیں کر سکتی جس کے نتیجہ میں زمین پر درجہ حرات بڑھ جاتا ہے۔

ماہرین ارض بتاتے ہیں کہ گزشتہ صدی کے دوران کوئلہ، لکڑی اور تیل جلانے سے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس فضا میں چھوڑی گئی ہے اسے اس کرہ ارض پر باقی رہ جانے والا سبزہ زائل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر آج ہم ایندھن جلانا بند کر دیں تو اس اضافی مضر گیس کے زائل ہونے میں صدیاں لگیں گی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کاروں، ٹرکوں سے لے کر گھروں اور کارخانوں میں جو ایندھن جلایا جاتا ہے اس کی وجہ سے فضا میں ۳۰ فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ، ۲۵ فیصد میتھین اور ۲۰ فیصد نائٹرس آکسائیڈ کا اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے زمین پر درجہ حرارت برابر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ایک سروے کے مطابق بیسویں صدی کے دس گرم ترین سال گزشتہ پندرہ سالوں کے عرصہ میں آئے اور ۱۹۹۸ء کو گرم ترین سال قرار دیا گیا۔

کرہ ارض پر درجہ حرارت بڑھنے کا اثر یہ بھی ہوا کہ شمالی کرہ ارض میں برف کی تہ میں کمی واقع ہو گئی اور برف پگھلنے کی وجہ سے سمندروں کی سطحیں بلند ہونا شروع ہوئیں۔ ایک اندازے کے مطابق گزشتہ صدی میں سمندروں کی سطح چار انچ سے دس انچ تک بلند ہوئی ہے۔ آئس برگوں (Ice Bergs) کی جو چوٹیاں سطح سمندر سے تین میٹر اوپر دکھائی دیتی تھی وہ گزشتہ تیس سالوں میں ۱.۸ میٹر رہ گئی ہیں۔ اور سائنس دانوں کو خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ اگر برف پگھلنے کی یہ رفتار جاری رہی تو کئی جزیروں کے ڈوب جانے کا اندیشہ ہے اور اس کی واحد ذمہ داری گلوبل وارمنگ ہو گی۔ اس صورت حال کے تدارک کے لئے اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام نے ۱۹۸۸ء میں ایک موسمی تغیر و تبدل کی بین الحکومتی کمپنی IPCC قائم کی تھی جس میں دنیا بھر کے دو ہزار سائنس دان شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کو خبردار کیا تھا کہ سال ۲۱۰۰ء تک عالمی گرمی میں ایک سے ساڑھے تین درجہ تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ پوری دنیا کے موسم تبدیل ہو سکتے ہیں۔ برطانیہ میں گرمی ایک دم بڑھ سکتی ہے۔ بارشوں اور طوفانوں کی بہتات ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس سال برطانیہ میں خصوصی طور پر اور یورپ میں عمومی طور پر بہت کثرت سے بارشیں ہوئیں، طوفان آئے اور سیلاب سے آبادیوں کو بے حد نقصان پہنچا۔ ابھی تک برطانیہ سیلابوں کی زد میں ہے۔ گلوبل وارمنگ کا اثر دیگر ممالک مثلاً ایشیا اور افریقہ وغیرہ پر بالکل الٹ ہو گا۔ گرمی بہت پڑ سکتی ہے اور ان ممالک کا کثیر رقبہ ریگستانوں میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ پانی کی کمی کی وجہ سے قحط پڑ سکتے ہیں۔ اس صورت حال سے افریقہ کے کئی ممالک، انڈیا اور پاکستان وغیرہ دوچار ہو چکے ہیں اور ابھی بھی خشک سالی سے ان علاقوں کے حالات ابتر ہیں۔

IPCC کی اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد فوراً دنیا کی نگاہیں ماحولیات کو خراب کرنے کے ذمہ دار صنعتی ممالک کی طرف اٹھ گئیں اور اصولی طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ایسے ممالک کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین اور بھاپ پیدا کرنے کی مقدار میں ۱۹۹۰ء سے ۲۰۱۰ء تک سالانہ چھ فیصد کمی کا انتظام کریں مگر اس معاہدہ پر کماحقہ ابھی تک عمل نہیں کیا گیا۔ سب سے زیادہ مخالفت امریکہ کی طرف سے ہو رہی ہے جہاں کوئلہ، ایندھن اور تیل کے وسائل استعمال کرنے والی بڑی بڑی کارپوریشنیں اس معاہدہ پر عملدرآمد کی راہ میں حائل ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ جن ملکوں کی طرف سے شجرکاری کے بڑے بڑے منصوبے بنائے گئے ان پر بھی عمل نہیں ہوا اور ابھی تک باوجود کوشش کے سائنس دانوں نے کوئی ایسا ایندھن بھی دریافت نہیں کیا جو ماحولیاتی کثافت میں اضافہ کرنے کا موجب نہ بنے۔ اس لئے اگر جلد اس گھمبیر مسئلہ کی طرف توجہ نہ دی گئی تو ڈر ہے کہ یہ صدی انسانی تباہی کی صدی نہ ثابت ہو جائے۔ تمام دنیا کی نظریں اب دو مزید کانفرنسوں پر ہیں۔ ایک تو اگلے سال مراکش میں ہو گی اور دوسری اس سے ذرا پہلے بون (جرمنی) میں مئی ۲۰۰۱ء میں ہو گی۔

خیال ہے کہ چونکہ امریکہ کے صدر بدل چکے ہیں اس لئے ممکن ہے ماحولیاتی کثافت کے بارہ میں امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی آجائے۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ نائیجیریا

از صفحہ نمبر ۱۰

عبدالرشید اگبولہ صاحب نے جماعت کے اصلاحی پروگرام کے موضوع پر تقریر کی۔

اختتامی اجلاس

اس جلسہ کا چوتھا اور آخری اجلاس صبح نو بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی الارو لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین الحاجی محمد اسماعیل صاحب تھے۔ تلاوت اور عربی قصیدہ کے بعد نائب امیر و افسر جلسہ سالانہ مکرم الحاجی الحسن نے جماعت کے مرد و خواتین کو مالی قربانیوں اور ان میں باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی ایک لاکھ نائرہ جلسہ سالانہ کے شامیانے کے لئے چندہ دیا۔ (یہ دوست غیر از جماعت ہیں)

مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں وعدہ کیا کہ میں ہمیشہ یہ خدمت کرتا رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں ابھی احمدی تو نہیں ہوا لیکن دعا ہے کہ یہ جلسہ ہمیشہ یہاں ہوتا رہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے اختتامی تقریر فرمائی جس میں جماعت پر خداتعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ تھا۔ جماعت کو اپنی ذمہ داری نبھانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مالی قربانیوں، وقت کی قربانی اور تبلیغی امور کی طرف توجہ دلائی۔

دعا سے پہلے مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس جلسہ کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ تک ریلے کیا گیا۔

پریس، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے نمائندگان بھی کثرت سے تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب اور دوسرے احباب کے انٹرویو لیتے رہے۔ جلسہ سے پہلے مختلف ریڈیو سٹیشنز پر جلسہ کے متعلق اعلانات نشر ہوتے رہے اور بعد میں کارروائی بھی نشر ہوئی۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

بافاٹا(Bafata) گنّی بساؤ(مغربی افریقہ) میں
سات روزہ تربیتی و تبلیغی سیمینار

رپورٹ:رشید احمد طیب۔ مبلغ سلسلہ)

مغربی افریقہ کے ملک گنّی بساؤ(Guine Bissau) میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ مشن قائم ہوئے ابھی محض پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے لیکن خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعمیر و ترقی کی رفتار بہت حد تک خوشکن ہے اور تیزی سے اس ملک کے لوگ حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔اس کا سب سے اہم اور کامیاب ذریعہ ملک کے مختلف حصوں میں بکثرت مختلف تربیتی و تبلیغی پروگراموں کا انعقاد ہے۔

حال ہی میں (نومبر ۲۰۰۰ء)خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گنّی بساؤ کو سال رواں کا دوسرا تبلیغی و تربیتی سیمینار ملک کے دوسرے سب سے بڑے اور مرکزی شہر بافاٹا(Bafata) میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بافاٹا شہر تقریباً ساٹھ ہزار نفوس کی آبادی کا شہر ہے اور اس ریجن میں مسلمانوں کی آبادی قریباً ۷۰ فیصد ہے ۔ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی مخالفت بھی ملک کے دوسرے علاقوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ جب ہم نے سیمینار کا پروگرام ترتیب دے کر تیاری شروع کی تو مختلف مساجد کے ائمہ اور دیگر سرکردہ مخالفین نے مہم چلا کر لوگوں کو اکسانا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ کے پروگرام میں نہ جائیں، یہ نئے دین اور نئے مذہب کو پھیلا رہے ہیں اور ان کا اسلام اور آنحضرت ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔(نعوذبالله من ذلك)

دوسری طرف بافاٹا شہر میں جماعت کا مشن قائم ہوئے ابھی صرف پانچ ماہ کا عرصہ ہوا ہے اور جولائی میں خاکسار کا تقرر بطور پہلے مبلغ برائے بافاٹا ہوا ہے۔اور جماعت نے کرائے کا مکان حاصل کر کے مشن کا آغاز کیا ہے۔اور شہر میں احمدی احباب کی تعداد بھی ابھی بہت کم ہے۔اس لحاظ سے فکر تھی کہ کہیں پروگرام کے انعقاد میں زیادہ مشکلات نہ آڑے آئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر موڑ اور ہر موقع پر اس کی تائید و نصرت کے شاندار نظارے نظر آتے ہیں۔

تیاریٔ سیمینار اور تائید الٰہی کا پر کیف نظارہ

سیمینار کے انعقاد کے سلسلہ میں سب سے اولین اور اہم مسئلہ تو مناسب جگہ کا انتظام تھا۔اس سلسلہ میں جب خاکسار نے مقامی احمدی احباب کے ساتھ میٹنگ شروع کی تو ایک احمدی دوست اپنے ایک واقف کار کو لے کر آئے اور تعارف کروایا کہ یہ دوست مقامی گورنمنٹ ہائی سکول کے سینئر ٹیچر ہیں اور ان کی اہلیہ نرسری سکول کی پرنسپل ہیں اور ان دنوں نرسری سکول کی عمارت تعطیلات کی وجہ سے خالی ہے اور سیمینار کے لئے اگر ہمیں مل جائے تو ہماری جملہ ضروریات کے لئے بہت مناسب ہے۔

چنانچہ خاکسار نے ان صاحب کو اپنے پروگرام کا مقصد اور تفصیل بتائی اور جماعت کا تعارف کروایا تو انہوں نے نہایت خوش دلی سے بھرپور تعاون کی حامی بھرلی۔ اور دوسرے ہی دن خود پرائمری سکولوں کے ریجنل ڈائریکٹر کے نام درخواست لکھ کر اپنی اہلیہ (سکول پرنسپل) کی سفارش کے ساتھ سات دن کے لئے سکول کی عمارت جماعت کو دینے کی منظوری لے آئے۔اور بفضل خدا خود جب متواتر ایک دو دن مشن ہاؤس آتے رہے تو حق ان پر آشکار ہوا اور پورے خاندان کے ساتھ جماعت میں داخل ہوگئے۔الحمد للہ علی ذلک۔اور پھر سیمینار کے اختتام تک کئی قدیمی احمدی احباب سے بہت بڑھ کر ہر کام میں بھرپور تعاون کرتے رہے۔ یہ دوست اعلیٰ تعلیم یافتہ، پرتگیزی زبان کے ماہر اور نہایت مخلص ہیں ۔ ان کا نام عبداللہ جالو (Abdullah Djallo) ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس سیمینار کا ایک شیریں اور ثمین پھل پروگرام سے قبل ہی ہمیں عطا فرمادیا۔ اللهم زد وبارك وثبت اقدامهم

جگہ کے حصول کے بعد مقامی دس افراد جماعت اور پندرہ اطفال نے تین مختلف اوقات میں وقار عمل کر کے سکول کی عمارت کو اندر اور باہر سے صاف کیا اور حسب ضرورت مناسب تزئین کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیمینار کے لئے تیاری مکمل ہوگئی۔

افتتاح

سیمینار میں شرکت کے لئے آنے والے مہمان مورخہ ۱۵ر نومبر بروز بدھ سے ہی آنا شروع ہوگئے تھے۔ مکرم امیر صاحب گنی بساؤ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب اور مبلغ سلسلہ مکرم ناصر احمد کاہلوں (مقیم فریم۔ گنی بساؤ) ۱۶ر نومبر کو بافاٹا پہنچے۔امیر صاحب نے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا اور حسب پروگرام ۱۷ر نومبر بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کے خطبہ کے ساتھ اس سیمینار کا آغاز ہوا۔ لیکن باقاعدہ افتتاحی اجلاس اسی دن سہ پہر چار بجے مکرم امیر صاحب گنی بساؤ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس افتتاحی اجلاس میں آنے والے مہمانان خصوصی حسب ذیل ہیں:

۱۔ ریجن بافاٹا کے چیف، ۲۔ ریجنل عدالت بافاٹا کے چیف جج، ۳۔ ملٹری زون بافاٹا کے کمانڈر انچیف، ۴۔ سیکٹر بافاٹا کے پریذیڈنٹ، ۵۔ شہر کی دو جامعہ مساجد کے ائمہ کے نمائندگان، ۶۔ دو ممبران نیشنل پارلیمنٹ، گنی بساؤ۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرانے کے بعد سیمینار کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ سبھی مہمانوں نے اپنے تاثرات میں جماعت احمدیہ کے اس قسم کے پروگرام منعقد کرنے کو بہت سراہا اور دلی خوشی کا اظہار کیا۔

افتتاحی اجلاس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کل حاضری ۱۸۰ رہی جس میں سے ملک کے طول و عرض سے قریباً ۸۰ دیہات سے آنے والے شرکاء کی تعداد ۱۱۰ تھی۔ نیز لاؤڈ سپیکروں کے استعمال سے شہر کے چاروں اطراف لوگ گلیوں ، دوکانوں اور اپنے اپنے گھروں میں پروگرام سنتے رہے۔ اس طرح سامعین کی تعداد سینکڑوں تک ہو سکتی ہے۔

افتتاحی اجلاس اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دئے اور نماز عشاء اور کھانے کے بعد پہلے دن کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

یومیہ پروگرام

اس سیمینار کا یومیہ پروگرام کچھ اس طرح ترتیب دیا گیا تھا:

☆......روزانہ دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوتا رہا اور خدا کے فضل سے روزانہ تمام شرکاء نماز تہجد میں شامل ہوتے رہے۔

☆...... نماز فجر کے بعد ہر روز مقامی معلمین باری باری مختلف موضوعات پر درس قرآن دیتے رہے۔

☆......ناشتہ وغیرہ کے بعد تمام شرکاء ہال میں جمع ہو جاتے اور دن بھر کے پروگرام میں جو کہ پانچ پیریڈز میں تقسیم شدہ تھا، شامل رہتے۔ قریباً ایک ایک گھنٹہ کے دورانیہ پر مشتمل یہ پانچ پیریڈز حسب ذیل عناوین کے تحت ترتیب دئے گئے تھے۔

۱۔ قرآن کریم ناظرہ (مع یسرنا القرآن)

۲۔ فقہ۔ (ابتدائی ارکان اور فقہی مسائل)

۳۔ حدیث۔ (تعارف کتب احادیث و تدریس)

۴۔ کلام۔ تعارف کتب حضرت مسیح موعودؑ و اختلافی مسائل وغیرہ)

۵۔ تفسیر القرآن ۔(فاتحہ ، بقرہ کی ابتدائی آیات و قرآن کریم کی آخری چند سورتیں)

☆......روزانہ مغرب کی نماز کے بعد قریباً دو گھنٹے کے لئے مجلس سوال و جواب منعقد ہوتی رہی جس میں حاضرین مختلف موضوعات پر سوالات کرتے اور مکرم امیر صاحب ان کے تسلی بخش جوابات دیتے رہے۔ بہت سے غیر از جماعت دوست اور چند عیسائی دوست بھی اپنے سوالات لے کر آئے اور الحمد للہ مطمئن ہو کر واپس گئے۔

☆...... سیمینار کے شرکاء میں کاپی اور قلم تقسیم کئے گئے اور اکثر احباب پورے پروگرام کے دوران نوٹس وغیرہ لیتے رہے اور پروگرام سے مستفید ہوئے۔

☆...... سیمینار کے جملہ پروگرام مقامی زبان کریول(Kreul) اور عربی میں پیش کئے جاتے رہے۔ ساتھ ساتھ ہمارے دو فعال معلمین دو قبائلی زبانوں فُلا(Fula) اور منڈینگا (Mandinga) میں رواں ترجمہ بھی کرتے رہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں موجود ہر طبقہ فکر اور ہر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد جملہ پروگراموں کو سن اور سمجھ سکتے تھے۔

انتظام طعام

ہفتہ بھر حاضرین کے لئے ناشتہ اور دو وقت کا کھانا تیار کرنے میں دس مقامی ممبرات لجنہ نے نہایت مستعدی سے بے لوث خدمت سرانجام دی۔ جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ بافاٹا میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ قیام کو ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے اور اس سطح کا بافاٹا میں یہ پہلا بڑا پروگرام تھا۔ لیکن ان احمدی بہنوں نے نہایت خلوص اور دلی جذبہ سے مہمان نوازی کا فریضہ انجام دیا۔ جزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مقام سیمینار کے ہمسایہ میں رہنے والی ایک عیسائی بہن نے بھی ہفتہ بھر اپنی خدمات کھانا پکانے والیوں کے ساتھ پیش کئے رکھیں اور تینوں وقت آ کر کام میں ہاتھ بٹاتی رہی۔ بعد میں انہوں نے کہا کہ جس طرح سے مَیں نے آپ کے پروگرام میں اعلیٰ اسلامی تعلیمات اور روایات دیکھی اور سنی ہیں آج تک کسی اور سے نہیں سنیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس طرح پروگرام میں مختلف مواقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر عقیدت و احترام سے ہوتا رہا ہے اس سے بھی مَیں بہت خوش ہوئی ہوں۔ اس سے قبل میں سمجھتی تھی کہ شاید مسلمان حضرت عیسیٰؑ کا احترام نہیں کرتے۔

کھانا اور پانی وغیرہ پلانے کے سلسلہ میں ان مستورات کے ساتھ ساتھ ۱۰ ناصرات اور ۱۵ اطفال نے بھی ہفتہ بھر کام میں بہت ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

اختتامی تقریب

مورخہ ۲۳ر نومبر بروز جمعرات یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔ پروگرام کے مطابق باقاعدہ اختتامی اجلاس کی رسمی کارروائی منعقد کی جانی تھی لیکن ایک دن قبل ملک کے سیاسی اور فوجی حالات یکدم خراب ہوگئے اور پورے ملک میں اچانک سراسیمگی کی سی کیفیت پھیل گئی۔ طبعی امر تھا کہ شرکاء سیمینار بھی فکر مند ہوئے ۔ چنانچہ اس دن صبح نو بجے اختتامی کارروائی مکمل کر کے احباب کو اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ کر دینا مناسب سمجھا گیا۔ اس وجہ سے اس تقریب میں مدعو کئے گئے مختلف معزز سرکاری

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذبك من شرورهم۔

عہدیداران وغیرہ شامل نہ ہوسکے لیکن الحمدللہ کہ ہمارا یہ ہفتہ بھر کا پروگرام اللہ کے فضل سے اپنے آخری دن تک بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

اس اختتامی تقریب میں بھی شرکاء میں سے چند احباب نے اپنے تاثرات بیان کئے اور سب ہی نے اپنے قلبی اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا۔ چند غیر از جماعت احباب نے اپنے تاثرات میں کہاکہ جماعت احمدیہ کے اس پروگرام میں شامل ہونے کے بعد جماعت کے متعلق جملہ شکوک و شبہات دور ہوگئے ہیں جو جماعت کے مخالفین کے جھوٹ کی وجہ سے ہمارے دلوں میں پیدا ہوگئے تھے۔

بعدہٗ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں نصائح سے نوازا۔ اور احباب کو اپنی زندگیاں حقیقی رنگ میں اسلام کے قالب میں ڈھالنے کی ترغیب دلائی اور واضح کیاکہ جماعت احمدیہ کے قیام کا صرف اور صرف یہی ایک مقصد ہے۔

اختتامی دعا سے قبل احباب جماعت کو اپنے پیارے آقا کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے، جماعت اور اسلام کی ترقی اور کامرانی کے لئے اور ملک میں امن وامان اور ترقی کے لئے دعا کی تحریک کی اور اختتامی دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔

ایک قابل ذکر امر

گو کہ سیمینار کے انعقاد سے قبل مقامی معلمین کے ذریعہ دور دراز کی جماعتوں تک اطلاعات بھجوائی گئی تھیں اور ریڈیو پر بھی پروگرام کے اعلانات نشر کرائے گئے تھے اور اکثر ایسے علاقوں سے احباب شرکت کے لئے تشریف لائے جہاں ہمارے معلمین متعین ہیں یا دیگر احمدی احباب موجود ہیں۔ لیکن اس سیمینار میں ملک کے ایک دور دراز علاقہ بُولا (Bula) سے کم ازکم دوسو کلو میٹر کا سفر کرکے ایک دوست تشریف لائے اور بتایاکہ ان کے علاقہ میں کوئی احمدی دوست نہیں ہے۔ اور وہ صرف جماعت کا ریڈیو پروگرام ہفتہ وار باقاعدگی سے سنتے ہیں اور بڑے عرصہ سے ان کی خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد سے ملاقات ہو۔ اب جبکہ ریڈیو پر اس سیمینار کا اعلان سنا تو آ پہنچا ہوں۔ چنانچہ یہ دوست پورا ہفتہ نہایت دلجمعی اور خلوص سے سیمینار میں شامل رہے اور بوقت رخصت یہ عزم کرکے روانہ ہوئے کہ اب اپنے علاقہ کے لوگوں کو کھل کر جماعت کا پیغام پہنچاؤں گا۔ فالحمد للہ علٰی ذلک۔

طبی سہولت

شرکاء سیمینار کے لئے ابتدائی طبی سہولت کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں وقف کرکے پاکستان سے آنے والے ہمارے ڈاکٹر مکرم مبارک احمد صاحب آغا نے اپنی خدمات پیش کئے رکھیں اور روزانہ مختلف اوقات میں کئی احباب اپنی مختلف طبی ضروریات کے سلسلہ میں ان سے مستفید ہوتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

سیمینار کے اثرات

امر واقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ہر تربیتی یا تبلیغی پروگرام کے مثبت اثرات و نتائج ہمیشہ اور دنیا کے ہر علاقہ میں ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ چنانچہ یہ سیمینار بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب وبابرکت اور ثمر آور ثابت ہوا۔ ایک طرف تو جملہ شرکاء نے اس سے بھرپور علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ دوسرے جماعت احمدیہ بافاتا شہر کے جملہ افراد جو کہ بالکل نئے ہی جماعت سے وابستہ ہوئے ہیں انہیں اپنے دین کی سچائی اور نظام جماعت سے آگاہی ہوئی اور اس طرح مضبوطیٔ ایمان نصیب ہوئی۔ اور پھر قابل ذکر امر یہ ہے کہ شہر بھر میں عام لوگوں (مسلم و غیر مسلم) کے تاثرات جماعت کے حق میں اس سیمینار کے بعد تبدیل ہوئے ہیں۔ اور بہت سے لوگ اب ان مخالفین کو کوسنے لگے ہیں جو جماعت کے خلاف بڑے زور شور سے جھوٹا پراپیگنڈا کرتے رہے تھے۔ اور اس بات کا برملا اظہار کرنے لگے ہیں کہ اب ہم پر کھلا ہے کہ جماعت احمدیہ کی حقیقت اور اس کے کام کیا ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر اور علاقہ میں تبلیغ کے راستے آسان ہوئے ہیں۔ الحمدللہ علی ذلک۔ بالخصوص بہت سے عیسائی اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس سیمینار سے ہم پر یہ کھلا ہے کہ اسلام اتنا وسیع اور آسان اور دوسرے سے محبت کرنے اور محبت کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔ ورنہ اب تک اسلام کے متعلق ان کے نظریات بالکل مختلف تھے۔

ذرائع ابلاغ کا تعاون

سیمینار کے پروگرام کا اعلان پروگرام کے انعقاد سے قریباً چھ دن قبل سے ہی ریڈیو نیشنل گنی بساؤ اور ریڈیو ریجنل بافاتا سے وقفہ وقفہ سے نشر ہوتا رہا تھا۔

سیمینار کے اختتامی اجلاس میں ریڈیو نیشنل کے نمائندہ نے پروگرام کے چند حصوں کی ریکارڈنگ کی اور پھر امیر صاحب کا انٹرویو اور چند مہمانوں کے تاثرات ریکارڈ کئے اور ریکارڈ شدہ سارا پروگرام قومی خبروں میں دوبار نشر ہوا۔ اسی طرح ریڈیو بافاتا نے بھی پروگرام کی خبر کے ساتھ مکرم امیر صاحب کا انٹرویو نشر کیا۔

نیز دارالحکومت بساؤ میں قائم ایک پرائیویٹ ریڈیو چینل پنجگٹی (Pingigiti) نے بھی سیمینار کی تفصیلی خبر اور مکرم امیر صاحب کا انٹرویو نشر کیا۔

ریڈیو پروگراموں کے سلسلہ میں ہی ضمناً یہ بھی عرض ہے کہ ہفتہ بھر روزانہ جماعت کی طرف سے ریڈیو مقامی پر یہ اعلان کرایا جاتا رہا کہ جس کسی نے بھی جماعت احمدیہ کے متعلق کسی قسم کا بھی شک وشبہ ہو وہ بلا تکلف تشریف لاکر اپنے اعتراض اور شکوک پیش کر سکتا ہے۔ اور ہم پورے احترام اور شکریہ کے ساتھ آپ کے منتظر ہیں۔ لیکن کوئی مخالف سامنے نہ آیا اور دوسری طرف مخالفین مختلف گلیوں اور محلوں میں لوگوں کو روکنے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف رہے کہ وہاں نہ جاؤ، وہاں محض دھوکہ اور ملمع سازی ہے۔ حتیٰ کہ ایک محلّہ کے امام مسجد نے شہر کے جملہ اماموں اور چند سرکردہ لوگوں کی صرف اس مقصد کے لئے میٹنگ بلائی کہ سب مل کر احمدیت کے رستوں کو روکنے کی ترکیب کریں اور دلچسپ امر یہ بھی ہے کہ اس میٹنگ میں انہوں نے عیسائی چرچ کے پادری کو بلایا لیکن خدا کی شان کہ ان بدبخت نام نہاد خادمان اسلام سے تو وہ پادری ہی بہتر ثابت ہوا کہ اس نے اس میٹنگ میں کہاکہ آپ کے اسلام کے تو اتنے زیادہ فرقے ہیں۔ میں احمدیہ جماعت کو بھی اسلام کا ہی ایک فرقہ سمجھتا ہوں اور اس سلسلہ میں آپ کی ہاں میں ہاں نہیں ملا سکتا کہ یہ آپ مسلمانوں کا اندرونی معاملہ ہے۔

بہرحال اس طرح ان مخالفین کی معاندانہ کوششوں اور ریشہ دوانیوں سے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی یاد تازہ ہوتی رہی اور دل فرط جذبات سے اس وقت کو یاد کرکے جھومتا رہاکہ جب مولوی محمد حسین بٹالوی دوڑ دوڑ کر لوگوں کو قادیان جانے سے روکنے کے لئے اپنی جوتیاں گھسایا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو کھینچ کھینچ کر اپنے مسیح کے قدموں میں لا رہا تھا۔ اور آج بھی یہ سلسلہ دنیا کے چاروں کونوں میں جاری ہے۔ فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی کاوشوں کو زیادہ سے زیادہ بابرکت اور ثمر بار بناتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرماکر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

زندگی کی اصل غرض

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے:

"زندگی کے فیشن سے بہت دور جا پڑے ہیں"۔

اس پر فرمایا کہ:

"زندگی کی اصل غرض اور مقصود تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے مگر اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ عام طور پر لوگ اس غرض اور مقصود کو فراموش کرچکے ہیں اور کھانے پینے اور حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنے کے سوا اور کوئی مقصود نہیں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا کو پھر اس کی زندگی کی غرض سے آگاہ کرے اور یہ فناء قہری اس کو رجوع کرائے گی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۲۹)

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری

پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ حج اور عمرہ کی بکنگ جاری ہے

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

Unique Travel یونیک ٹریول

تمام ائرلائنز کے ذریعہ دنیا بھر کے لئے سستی ٹکٹوں اور یقینی نشستوں کی فراہمی کا مرکز

اور بہت سی زبانوں میں ترجمہ کی سہولت

لاہور، اسلام آباد، پشاور، ملتان، فیصل آباد	DM 1130,-
فیملی فیئرز (کم ازکم چار افراد)	DM 1030,-
کراچی	DM 885,-
فیملی فیئرز (کم ازکم چار افراد)	DM 805,-

رابطہ:

Tel: 06152-638771 - Fax: 06152-638772

Alte Mainzer str. 36-64569 Nauheim (G.Gerau) Germany

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

صحابہ رسولؐ کا عشق قرآن

بہت سے صحابہؓ نے قرآن کریم حفظ کر رکھا تھا اور قرآن اُن کی روح کی غذا تھی۔ روزنامہ ”الفضل“ ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں مکرم عبدالقدیر قمر صاحب کے قلم سے ایک مضمون میں صحابہ رسولؐ کے عشق قرآن کا بیان ہے۔

صحابہ قرآن کریم کا بے حد ادب کرتے۔ حضرت مصعبؓ بن سعد کا بیان ہے کہ مَیں قرآن پکڑے ہوئے تھا اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تلاوت فرما رہے تھے۔ مَیں نے بدن کھجایا تو حضرت سعدؓ نے فرمایا: جاؤ، وضو کر کے آؤ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب تک تلاوت سے فارغ نہ ہو جاتے، کسی سے کلام نہ کرتے۔

حضرت عثمان غنیؓ اُس وقت بھی تلاوت قرآن کریم میں مشغول تھے جب مفسد آپؓ کے گھر پر سنگ باری کر رہے تھے۔ آپؓ کی شہادت بھی اسی حالت میں ہوئی حتیٰ کہ آپؓ کے پاکیزہ خون کے قطرات اس مقدس کتاب پر بھی گرے۔

بہت سے صحابہؓ نے قرآن کریم حفظ کر رکھا تھا۔ صرف جنگ یمامہ میں ہی ستر کے قریب حفاظ شہید ہوئے۔

یہی قرآن تھا جس کی چند آیات نے حضرت عمرؓ کے دل کی کایا پلٹ دی اور وہ مسلمان ہو گئے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کی خبر سن کر اپنے بھائی کو تحقیق کے لئے مکہ بھیجا۔ اُس نے واپس جاکر قرآن کریم کی معجزانہ تاثیر کا خصوصیت سے ذکر کیا جس کے بعد حضرت ابوذرؓ نے مکہ آکر قبول اسلام کی توفیق پائی۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ نے فرمایا کہ جب مَیں نے یہ آیت سنی اِنَّ اللّٰہ یامر بِالعدل والاحسان ...... تو ایمان میرے دل میں قرار پکڑ گیا اور مَیں محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے لگا۔

حضرت طفیل بن عمرو الدوسیؓ نے آنحضورؐ کی زبان سے قرآن سنا تو بے اختیار مسلمان ہو گئے۔

خالد العدوانی نے آپؐ سے آیت والسّمآء والطّارِق سنی تو پوری سورۃ یاد کرلی اور بالآخر مسلمان ہو گئے۔

بے شمار صحابہؓ رات دن تعلیم قرآن حاصل کرنے اور آگے پہنچانے میں مشغول رہا کرتے تھے۔ کئی قبائل سے وفد بھی قرآنی تعلیم کے حصول کیلئے مدینہ آیا کرتے اور مدینہ سے بھی کئی صحابہؓ کو قرآن سکھانے کیلئے دیگر قبائل کی طرف بھجوایا جاتا۔ جب نظام حکومت قائم ہو گیا اور امراء و عمال کو باہر بھجوایا جانے لگا تو سب سے پہلا فرض اُن پر قرآن کی تعلیم پھیلانے کا ہی عائد کیا جاتا۔ چنانچہ جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا گیا تو آنحضور ﷺ نے آپ کو خاص طور پر ارشاد فرمایا کہ وہاں کے لوگوں کو قرآن مجید اور احکام اسلام کی تعلیم دیں۔

حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں نہایت وسیع پیمانہ پر تعلیم قرآن کا سلسلہ قائم کیا اور مفتوح ممالک میں اس مقصد کے لئے مکاتب قائم کئے۔ آپؓ نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کو حمص میں، حضرت ابو درداءؓ کو دمشق میں، حضرت معاذؓ کو فلسطین میں اور حضرت عمران بن حصینؓ کو بصرہ میں فقہ اور قرآن کی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا۔

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ البقرہ، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الحج اور سورۃ النور میں احکام و فرائض کا ذکر ہے اس لئے ان کا سیکھنا مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ آپؓ نے عمال کو یہ بھی لکھا کہ جو قرآن مجید پڑھ لیں اُن کی تنخواہیں مقرر کردی جائیں۔ تلفظ کا خیال رکھنے کی آپؓ نے خاص طور پر تاکید کی اور فرمایا کہ جو شخص علم لغت کا ماہر نہ ہو، وہ قرآن مجید نہ پڑھائے۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں آذربائیجان فتح ہوا تو آپؓ نے اشاعت دین کے لئے کچھ لوگ وہاں آباد کردیئے۔ حضرت علیؓ نے قرآن مجید کے طلبہ کے لئے دو دو ہزار کے وظیفے مقرر فرمائے۔

صحابہؓ قرآن کریم کی روح کو سمجھنے کی کوشش کرتے تھے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنا سعادت سمجھتے تھے۔ صحابہؓ کو جس آیت کی سمجھ نہ آتی وہ اس بارہ میں آپس میں بھی سوال کرتے اور آنحضور ﷺ سے بھی دریافت کیا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ خود بھی یہ جاننے کیلئے کہ صحابہؓ نے کتنا تفقہ فی القرآن حاصل کرلیا ہے، اُن سے سوال کرتے۔

صحابہؓ نے جب بھی قرآن کا کوئی حکم سنا، فوراً اس پر عمل کیا۔ شراب حرام ہونے کا اعلان ہوا تو اُسی وقت مٹکے توڑ دیئے گئے۔ سونا چاندی جمع کرنے والوں پر عذاب کی وعید ہوئی تو حضرت مالکؓ نے اپنا سب کچھ خیرات کردیا۔ اپنی محبوب ترین چیزیں راہِ خدا میں پیش کرنے کا فرمان آیا تو حضرت طلحہؓ اور کئی دیگر صحابہ نے اپنی نہایت اعلیٰ زمینیں خدمتِ رسالت میں پیش کردیں۔

حضرت لبیدؓ جو عرب کے مشہور شاعر تھے، قرآن کے نزول سے پہلے آپ کا شمار چوٹی کے شعراء میں ہوتا تھا لیکن قرآن نازل ہوا تو آپ صرف قرآن پڑھتے اور شاعری ہمیشہ کیلئے چھوڑ دی اور کہا کرتے کہ جب سے یہ کلام نازل ہوا ہے مَیں شعر کہنا بھول گیا ہوں۔

صحابہؓ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ قرآن کے مقابل وہ اپنی ساری منطقیں، دلیلیں اور خیالات ایک طرف رکھتے ہوئے قرآن کریم کی اتباع اور پیروی کیا کرتے۔ آنحضور ﷺ کی وفات پر جب حضرت عمرؓ نے تلوار سونت لی کہ اگر کوئی یہ کہے گا کہ آپؐ وفات پاگئے ہیں تو اُس کا سر مَیں قلم کردوں گا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قرآن کریم کی آیت: وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسل پڑھتے ہی حضرت عمرؓ کی سوچ ہی بدل گئی۔

......❁......❁......❁

صحابہؓ کی شاندار دعوت الی اللہ

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے ایک تفصیلی مضمون میں صحابہ رسولؐ کی کامیاب دعوت الی اللہ، حکمت عملی، اعلیٰ اخلاق اور بے مثال قربانیوں کا ذکر ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ قبول اسلام کے بعد اس کا نور پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور کمال حکمت سے آپؓ نے قریش کے چند سعادتمند اور باشعور نوجوانوں کا انتخاب کیا چنانچہ حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے آپؓ کے ذریعہ قبولِ اسلام کی توفیق پائی اور آپؓ کی تربیت کے نتیجے میں ہی یہ سارے بہترین داعی الی اللہ بن گئے۔ یہ نومبایعین اتنے خوش قسمت ہیں کہ سارے کے سارے عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کے آگے سینہ سپر ہوئے بلکہ اعلان توحید کے جرم میں تختۂ مشق ستم بنائے جانے والے غلاموں کی آزادی کا بھی باعث بنے چنانچہ بلالؓ، عامرؓ بن فہیرہ اور جاریہؓ بن نوفل کے علاوہ کئی غلاموں کی آزادی میں آپؓ نے بے دریغ خرچ کیا۔

حضرت علیؓ وہ کمسن داعی الی اللہ تھے جنہوں نے محض تیرہ سال کی عمر میں بنو مطلب کے سامنے کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ کی اعانت و نصرت کا نعرہ بلند کرنے کی جرأت دکھائی۔

اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جب ایک تبلیغی مرکز کی ضرورت محسوس ہوئی تو ایک نومسلم ارقم بن ارقم نے اپنا مکان پیش کردیا جو کوہ صفا کے دامن میں واقع تھا اور دار ارقم اور دارالسلام کے نام سے معروف تھا۔ یہاں مسلمانوں کو تین سال تک تبلیغی مساعی جمیلہ کی توفیق ملتی رہی۔ اس مرکز میں سب سے پہلے حضرت مصعبؓ بن عمیر نے اسلام قبول کیا جو اسلام کے پہلے بیرونی مبلغ بنے اور آخر میں حضرت عمرؓ کو قبول اسلام کی سعادت ملی جس کے بعد مسلمان برملا، سرعام پیغام حق پہنچانے لگے۔

آنحضور ﷺ نے تبلیغ کیلئے مکہ کے اردگرد وفود بھجوانے کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ آپؐ خود بھی کبھی بلالؓ بن رباح کے ساتھ اور کبھی زیدؓ بن حارثہ کے ہمراہ مکہ کے نواح میں تبلیغ کیلئے جایا کرتے۔

آنحضور ﷺ کی طرف سے بھجوائے جانے والے پہلے مبلغ حضرت مصعبؓ بن عمیر نے مدینہ جاکر تقریباً ایک سال کے عرصہ میں ہی نہایت شیریں پھل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ڈال دیئے۔

قبیلہ بنی سعد نے اپنے سردار ضمام بن ثعلبہ کو سفیر بناکر تحقیق حق کے لئے بھیجا تو انہوں نے اپنے طبعی رشد کی بدولت پہچان لیا کہ آپؐ نبی برحق ہیں، مزید تسلی کے لئے انہوں نے قسم دے کر آپؐ سے آپؐ کی صداقت کی گواہی لی اور اس امر کی شہادت بھی کہ نماز روزہ وغیرہ کے احکام آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں۔ پھر ضمامؓ نے اپنی قوم کے پاس واپس جاکر اس حکمت سے تبلیغ کی کہ ساری قوم اُسی وقت اسلام لے آئی۔

حضرت جعفرؓ بن طیار نے شاہ حبشہ نجاشی کے سامنے اس حکمت سے اسلام کی تبلیغ کی کہ کفارِ مکہ کو منہ کی کھانی پڑی اور نجاشی نے قریش کے تحائف واپس کرتے ہوئے مسلمانوں کو مکمل امان دینے کا اعلان کیا۔

صحابہؓ نے باوجود تبلیغ کا حق ادا کرنے کے کبھی جبر نہیں کیا چنانچہ حضرت عمرؓ اپنے عیسائی غلام استق کو آخر وقت تک سمجھاتے رہے لیکن اُس نے اسلام قبول نہ کیا۔ پھر اپنی وفات سے پہلے حضرت عمرؓ نے اُسے آزاد کردیا۔ آپؓ کی وفات کے بعد وہ بھی مسلمان ہو گیا۔

معرکہ یرموک میں رومی سفیر جارج جب اسلامی لشکر میں آیا تو حضرت ابو عبیدہؓ کی تبلیغ سے اسلام قبول کرلیا اور واپس جانے سے انکار کردیا۔ لیکن امین الامت حضرت ابو عبیدہؓ نے باصرار اُسے حضرت خالدؓ کے ہمراہ واپس بھیج دیا تاکہ سفارت کے حق امانت پر کوئی آنچ نہ آئے۔

مہمان نوازی کے ذریعہ بھی اغیار کے دل جیتے گئے۔ چنانچہ مدینہ میں نووارد مہمانوں کی آمد پر اُنہیں جن مسلمانوں کے پاس ٹھہرایا جاتا وہ اُن کی مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوتے اور برملا اس کا اظہار کرتے۔ اس میں صحابیاتؓ کا بہت حصہ ہے۔

......❁......❁......❁

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء کی زینت مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایک طویل نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:-

محمدؐ مصطفیٰ ہے مجتبیٰ ہے
محمدؐ پیشوا ہے رہنما ہے
محمدؐ کی ادا صدیقؓ میں ہے
عمرؓ میں بھی وہی فرمانروا ہے
غنیؓ عثمان کو اُسؐ سے ملی ہے
علیؓ شیر خدا اُسؐ سے بنا ہے
یہ سب نورِ محمدؐ سے ہوئے ہیں
اسی کی ان کے پیکر میں ضیا ہے
اسی سورج سے ہیں یہ چاند تارے
کہ ان سب میں وہی جلوہ نما ہے

Programme Schedule for Transmission

22/01/2001 – 28/01/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 22nd January 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.110, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.121 ® Rec: 28.12.95 With Arab speaking guests
02.10 Interview: Sheikh Rahmatullah sb. Former Ameer Jamaat Karachi Part 1
03.15 Urdu Class: Lesson No.49 ® Rec: 19.03.95 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.15 Learning Chinese: Lesson No.197 ®
04.40 Dars Malfoozat by Dost Mohammad Shahid
04.55 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.19.03.00 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.19 Produced By MTA Pakistan
06.55 Dars Ul Quran: (1998) Rec.3.01.98
08.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.121® Rec.28.12.95
09.30 Urdu Class: Lesson No. 49 ® By Huzur
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Introduction to Camera Part 2
13.15 Rencontre Avec Les Francophones With Huzoor & French speaking guests
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.132 Rec.21.10.96
16.20 Children's Class: Lesson No.111, Part 1 Rec: 21.03.98 With Huzur
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat,.
18.25 Urdu Class: Lesson No.50 Rec: 24.03.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.122 Rec. 20.1.96 With Huzoor and Arabic speaking guests
20.30 Turkish Programme: Various Items
21.00 Rohani Khazaine: Programme No.17, Pt 2 Quiz about Braheen e Ahmadiyya
21.20 Rencontre Avec Les Francophones ®
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.182 ®
23.20 Introduction to Camera Part 2®

Tuesday 23rd January 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Class: Lesson No.111, Part 1®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.122 ®
02.05 MTA Sports: Basketball Final Rahmat Block vs Olum Block
03.00 Urdu Class: Lesson No.50®
03.50 Waqfeen-e-Nau Programme : organised by Rawalpindi
04.40 Documentary: "Sangh e Meel" -Railway
05.10 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: Lesson No.111, Part 1 ®
07.15 Pushto Programme: Friday Sermon Rec.11.06.99, With Pushto Translation
08.25 Rohani Khazaine: Prog.No.17/Part 2 ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.122 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.50 ®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.3
12.55 Bengali Mulaqat Rec: 28.03.00 With Bangla Speaking Guests
13.50 Bengali Service: Various Items
14.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.152 Rec: 17.09.96
15.50 Documentary: Sangh e Meel ®
16.20 Children's Corner: Hifz e Ashar
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.51 Rec: 25.03.95
19.15 Liqa Ma'al Arab: Session No 123 With Arabic Speaking Guests
20.25 MTA Norway: Nasirat Picnic
21.00 Bengali Mulaqat: With Hazoor Rec: 28.03.00®
22.00 Hamari Kaenat: Part 76
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.152 ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.3 ®

Wednesday 24th January 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Hifze Ishaar No.7 ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.123 ®
02.05 Bengali Mulaqat: Rec.28.03.00 ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.51 ®
04.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.3®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.152 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Hifze Ishaar No.3 ®
07.00 Swahili Programme: F/S. - Rec.27.09.96 With Swahili Translation
08.15 Hamari Kaenat: No.76 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.123®
09.50 Urdu Class: Lesson No.51 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.23
13.00 Atfal Mulaqat With Huzoor Rec 23.03.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.153 Rec: 23.09.96
16.00 Urdu Asbaaq: Lesson No.23 ®
16.25 Children's Corner: Children's Workshop
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
esson No.52 Rec 26.03.95
18.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.124 Rec. 04.01.96
20.35 MTA France: Q/A Session by Huzur Rec. on 10.11.96
21.00 Atfal Mulaqat: Rec.23.02.00 ®
22.00 Kehkay Shan: "Obedience" Presented by Nafees Ahmad Attique Sahib
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.153®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.23 ®

Thursday 25th January 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Children'sWorkshop ®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.124®
02.10 Atfal Mulaqat: With Hazoor ®
03.20 Urdu Class: Lesson No.52 ®
04.25 Urdu Asbaq: Lesson No.23 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.153 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Children's Workshop ®
06.55 Sindhi Programme: Muzakrah "Khatm e Nabuwat"
07.40 Tabarukaat:IjtemaAnsarullah1964 Rabwah The great work of Hadhrat Musleh Maud (RA) By Maulana Abul Ata Sahib
08.25 Kehkay Shan: 'Obedience". ®
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.124
09.55 Urdu Class: Lesson No52 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Turkish: Lesson No.3
13.00 Q/A Session With Hazoor Rec.07.02.99
13.55 Bengali Service: F/Sermon Rec: 18.11.94 With Bangali Translation
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.183 Rec: 31.10.96 By Huzoor
16.15 Children's Corner: Hifze Ashaar – No.8
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.15 Urdu Class: Lesson No.53 Rec 03.03.95
19.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.125 Rec: 06.01.96
20.35 MTA Lifestyle: Al Maidah "Doughnuts"Presentation of MTA Pakistan
20.50 Tabarukaat: ®
21.35 Quiz History of Ahmadiyyat No.70 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.05 Homeopathy Class: Lesson No.183®
23.10 Documentary: A Visit To Stonehenge
23.35 Learning Turkish: Lesson No.3

Friday 26th January 2001

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.45 Children's Corner: Hifze Ashaar No.8®
01.10 Documentary Opening Ceremony of Primary school
01.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.125®
02.35 Tabarukaat: ®
03.20 Urdu Class: Lesson No.53 ®
04.20 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.35 Learning Turkish: Lesson No.3 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.183 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner: Hifze Ishaar No.8®
07.05 Quiz; History of Ahmadiyyat No.70®
07.40 Saraiky Programme: F/S With Siraiky Translation
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.125®
09.45 Documentary A visit To Stonehenge
10.00 Urdu Class: Lesson No.53®
11.0 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: From London
14.00 Documentary: Exhibition organized by Nusrat Jahan Academy
14.30 Majlis e Irfan: Rec14.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.15 Friday Sermon: ®
16.20 Children's Corner: Class No.38, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.54 Rec: 01.04.95
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.126 Rec:10.01.96
20.15 A Talk with Mehmood Ahmad Shahid Sahib
21.55 Friday Sermon: ®
22.55 Quiz Programme: MTA Pakistan
23.10 Majlis Irfan: With Hazoor ®

Saturday 27th January 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Various Programmes
01.10 Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.126 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.54®
04.15 Computers for Everyone: Part 83 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
05.00 Majlis e Irfan: ®
06.05 Tilawat, News
06.50 Children's Class: No.38 Part 1 ®
07.20 MTA Mauritius: Various Programmes
08.20 Zindalog: Martyrs of Kaarian
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.126 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.54 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Computer For Everyone ®
13.05 German Mulaqat: Rec.25.03.00. With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 28.01.00
15.55 Children's Class: With Huzoor Rec.27.01.01
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.55 Rec: 02.04.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.127 Rec:11.01.96
20.35 Arabic Programme:A few extracts From Tafseer ul Kabeer
21.30 Children's Class: Rec.27.01.01
22.25 Zindalog ®
23.05 German Mulaqat: Rec.25.03.00 ®

Sunday 28th January 2001

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutabat-e-Iman
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.127 ®
02.15 Canadian Horizons: Children's Class No.64 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
03.15 Urdu Class: Lesson No.55 ®
04.35 Seeratun Nabee (SAW)
05.05 Children's Class: With Hazoor ®
06.05 Tilawat, News, Preview
06.50 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.15 German Mulaqat: 25.03.00 ®
08.15 Chinese Programme: Part 27 Islam Amongst Religions
08.35 Liqaa Ma'al Arab ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.55 ®
11.05 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.198 With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec. 26.03.00
14.15 Bengali Service: Various Programmes
15.15 Friday Sermon: From London ®
16.30 Children's Class: Lesson No.111 Rec. 21.03.98 Final Part
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.56 Rec. 21.04.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.128 Rec. 16.01.96
21.30 Darsul Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 04.1.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, January 19, 2001 | Issue No. 3

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

علم تفسیر کا ایک عجیب اور نادر اسلوب

جس طرح قرآن مجید کے مطالب ومضامین غیر محدود ہیں اسی طرح علم تفسیر کی بیشمار شاخیں اور ہر شاخ کے لاتعداد اسلوب ہیں جن میں سے ایک نہایت درجہ عجیب و نادر اسلوب حساب جُمل یا ابجد حروف کی قیمت کی رو سے حقائق قرآنی کا استنباط بھی ہے اور قدیم مفسرین خصوصاً حضرت امام فخرالدین رازیؒ (متوفیٰ ۲۹/مارچ ۱۲۱۰ھ) اور حضرت ابوالفداء ابن کثیرؒ (متوفیٰ ۲۰/فروری ۱۳۷۳ھ) نے اس کی سند میں آنحضرت ﷺ کا ایک مکالمہ بھی ﴿الٓمٓ﴾ (البقرہ) تفسیر میں ریکارڈ کیا ہے۔ یہ مکالمہ ابویاسر بن اخطب اور بعض دوسرے یہود مدینہ سے ہوا تھا۔ علامہ ابن کثیر کی تحقیق کے مطابق (اسلام کے اولین مؤرخ) حضرت محمد بن اسحٰق نے اپنی تاریخ میں یہ روایت بیان کی ہے۔ اور تفسیر بیضاوی کی شرح "الشھاب" کے مؤلف کی رو سے اس حدیث کو حضرت امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں بھی درج کیا ہے۔

بہرکیف تفسیر کے اس رہنما اصول کے پیش نظر امت مسلمہ کے کئی بزرگان سلف نے قرآن کریم کے بعض مقامات کی تفسیر حساب جُمل کی روشنی میں کی ہے مثلاً خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حٰمٓ عٓسٓقٓ سے حضرت معاویہ کے واقعہ کا استخراج کیا ہے۔ اور حضرت ابوالحکم عبدالسلامؒ بن برجان نے اپنی تفسیر میں ﴿الٓمٓ. غُلِبَتِ الرُّوْم﴾ سے استنباط کیا کہ مسلمان ۵۸۳ھ میں بیت المقدس فتح کرلیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۔ از "خاتمۃ المحققین" مفتی بغداد السید محمود الالوسی متوفیٰ ۱۸۵۴ء ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان)

مجدد اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفیٰ ۱۵۰۵ء) نے بھی اپنی مشہور تصنیف "اتقان" کی نوع ۴۳ میں (جو محکم و متشابہ سے متعلق ہے) مندرجہ بالا واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اس باب میں سب سے حیرت انگیز امر وہ انکشاف عظیم ہے جو مامور زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر جناب الٰہی کی طرف سے سورۃ العصر کے متعلق ہوا۔ حضور فرماتے ہیں:

"خداتعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت ﷺ کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تینتیس برس کا تمام وکمال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرت ﷺ کے روز وفات تک قمری حساب سے بنتی ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳۔۹۵ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء ربوہ)

نیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کے حروف اور ان کے اعداد بھی معارفِ مخفیہ سے خالی نہیں ہوتے۔ مثلاً سورۃ العصر کی طرف دیکھو...... اس سورۃ کے ساتھ یہ ایک عجیب معجزہ ہے کہ اس میں آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت کے زمانہ تک دنیا کی تاریخ ابجد کے حساب سے یعنی حساب جمل سے بتلائی گئی ہے۔ غرض قرآن شریف میں ہزارہا معارف وحقائق ہیں اور در حقیقت شمار سے باہر ہیں"۔

(نزول المسیح صفحہ ۴۴ طبع اول اگست ۱۹۰۹ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۲)

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے ۵۱ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر، باجماعت نماز تہجد

۱۷ہزار سے زائد احمدیوں کی شمولیت۔ دعاؤں اور باہمی محبت و اخوت کا روح پرور ماحول

ایام جلسہ کے دوران ۹۲۔ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے جن میں دو پادری بھی شامل ہیں

(رپورٹ: عبدالخالق نیر۔ مبلغ انچارج نائیجیریا)

جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا ۵۱واں جلسہ سالانہ خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۱۷/ تا ۱۹/ نومبر ۲۰۰۰ء اپنی تمام نیک روایات کے ساتھ بخیروخوبی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ۱۷ ہزار سے زائد احمدی مردوں، خواتین اور بچوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ۷۵۰ نومبایعین شامل ہوئے اور پہلی دفعہ شمالی علاقہ سے پانچ معزز غیر احمدی چیفس نے جلسہ میں شمولیت کی۔ جلسہ سالانہ کے دوران ۹۲۔ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے جن میں دو پادری بھی تھے۔

تبلیغی سیمینار

۱۶/ نومبر ۲۰۰۰ء کو صبح دس بجے ایک تبلیغی سیمینار منعقد ہوا اور اسی شام چار بجے مکرم الحاجی محمد

جلسہ سالانہ نائیجیریا کے موقع پر مکرم امیر صاحب نائیجیریا الحاجی ایم ایم بیشانو صاحب مہمان خصوصی جناب جسٹس عبدالمطلب حنبلی صاحب کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

محمود بیشانو صاحب، امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کر کے باقاعدہ طور پر جلسہ کی ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا۔

تبلیغی سیمینار میں تلاوت قرآن کریم کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم الحاج جی ایم اے سلمان صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور سالانہ تبلیغ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس سیمینار میں ہر سرکٹ کے چیئرمین کو تبلیغی رپورٹ اور اس سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات ومسائل کے پیش کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ اسی طرح مرکزی مبلغین اور معلمین کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تمام سرکٹس کو بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا۔ قریباً اڑھائی بجے بعد دوپہر مکرم امیر صاحب کی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔

افتتاحی اجلاس

اس دفعہ جلسہ سالانہ جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۷/ نومبر بروز جمعۃ المبارک شام چار بجے شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز مکرم حافظ مصلح الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور بعد میں مکرم عبداللطیف صاحب الوری، مربی سلسلہ نے عربی قصیدہ پڑھا۔

بعدہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کے جنرل سیکرٹری الحاجی ایم۔بی۔ اوڈوکویا (Alh. M.B. Odukoya) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی راہ میں مصائب اور مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے اور جماعت کو اخوت اور بھائی چارے کا نمونہ دکھانا چاہئے۔ اور یہ کہ جلسہ میں تقویٰ، ہمدردی اور مہمان نوازی کا اعلیٰ نمونہ نظر آنا چاہئے۔

بعدہ شام چار بجے مکرم الحاجی محمد محمود بیشانو صاحب، امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں انہوں نے فرمایا کہ اس صدی کے آخری سال میں خداتعالیٰ نے بہت بڑا نشان دکھایا کہ ۴۰ ملین لوگ جماعت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔

مکرم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔